188573

٣٥٠٫٢ ح ٩٥
سرا ب

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188573
UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—391—29-4-72—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. Accession No.

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

رسالہ

اسباب بغاوت ہند

مصنفہ

ڈاکٹر سر سید احمد خان بہادر مرحوم و مغفور کے سی - ایس - آئی - ایل ایل ڈی

جسکو

سر سید مرحوم نے ۱۸۵۷ء کے اسباب بغاوت ہند کے

متعلق لکہا تہا اور صرف ایکمرتبہ ۱۸۵۸ء مین طبع ہوا تہا

بار دوم

بفرمایش منیجر صاحب ڈیوٹی بک ڈپو مدرسۃ العلوم علی گڈہ

مطبع مفید عام آگرہ مین طبع ہوا

سنہ ۱۹۰۳ء

بیان

بہلادون کو

بغاوت کے

لکہنے والون

انکا صلاح پورا

مگران فساد

ایک عمدہ خیرخواہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از بندہ خضوع و التجا می زیبد	بخشایش بندہ از خدا می زیبد
گر من کنم آنکہ آن مرا نازیباست	تو کن ہمہ آنکہ ترا می زیبد

سرکشی ہندوستان کے جواب مضمون مین جو مین نے اصلی اسباب بغاوت ہندوستان کے بیان کئے تھے اگرچہ دل چاہتا تھا کہ اب اُنکو صفحہ روزگار سے مٹادون بلکہ اپنے دل سے بھی بھلادون کیونکہ جو اشتہار جناب ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریا دام سلطنتہا نے جاری کیا ہے درحقیقت وہ بغاوت کے ہر ایک اصلی سبب کا پورا علاج ہے حق یہ ہے کہ اشتہار کا مضمون دیکھکر بغاوت کے سبب لکھنے والون کے ہاتھ سے قلم گر پڑے کسی کو ضرورت نرہی کہ اب اُنکی تشخیص کرین اسلئے کہ اب اُنکا علاج پورا ہوگیا۔

مگر ان فساد کے اصلی سببون پر غور کرنا اور اپنی صداقت سے سچے سچے سببون کا بیان کرنا مین ایک عمدہ خیرخواہی اپنی گورنمنٹ کی سمجھتا ہون اسلئے مجھپر واجب ہے کہ گو انکا علاج بخوبی ہوگیا ہو پھر بھی

جو سبب میرے دل مین ہین اُنکو بہی ظاہر کردون سچ ہے کہ بہت بڑے بڑے دانا اور تجربہ کار لوگون نے اس بغاوت کے سبب لکھے ہین۔ مگر امید ہے کہ شاید کسی ہندوستانی آدمی نے اسمین کوئی بات نہ لکھی ہو بہتر ہے کہ ایسے شخص کی بہی ایک رائے رہے۔

مضمون

کیا سبب ہوا ہندوستان کی سرکشی کا

سرکشی کے معنی اور اسکی مثالین۔

جواب

اسکا جواب دینے سے پہلے ہمکو بتانا چاہیے کہ سرکشی کے کیا معنی ہین جان لو کہ اپنی گورمنٹ کا مقابلہ کرنا یا مخالفون کے شریک ہونا یا مخالفانہ ارادے سے حکم نہ ماننا اور نہ بجالانا یا نڈر ہوکر گورمنٹ کے حقوق اور حدود کو توڑنا سرکشی ہے مثلاً۔

۱ نوکر کا یا رعیت کا اپنی گورمنٹ سے لڑنا اور مقابلہ کرنا۔

۲ یا مخالفانہ ارادے سے حکم کا نہ ماننا اور نہ بجالانا۔

۳ یا مخالفون کی مدد کرنا اور اُنکے شریک ہونا۔

۴ یا رعیت کا نڈر ہوکر آپسمین لڑنا اور حد معینہ گورمنٹ سے تجاوز کرنا۔

5 یا اپنی گورمنٹ کی محبت اور خیرخواہی دل مین نہ رکہنا اور مصیبت کے وقت طرفداری نکرنا۔

اس نازک وقت مین جو ۱۸۵۷ء مین گذرا ان اقسام کی سرکشیون مین سے کوئی بہی سرکشی ایسی نہین ہے جو نہوئی ہو بلکہ بہت تہوڑے دانا آدمی ایسے نکلین گے جو پچہلی بات سے خالی ہون حالانکہ یہ پچہلی بات جیسی ظاہر مین کم ہے ویسی ہی قدر مین بہت زیادہ ہے۔

سرکشی کا ارادہ دل مین کیون آتا ہے۔

سرکشی کا ارادہ جو دل مین پیدا ہوتا ہے اُسکا سبب ایک ہی ہوتا ہے۔ یعنی پیش آنا اُن باتون کا جو مخالف ہون اُن لوگون کی طبیعت اور طینت اور ارادہ اور عزم اور رسم و رواج اور خصلت اور جبلت کے جنھون نے سرکشی کی۔

۱۸۵۷ء کی سرکشی کسی ایک بات سے نہین ہوئی بلکہ بہت سی باتون کا مجموعہ تھا۔

اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی خاص بات عام سرکشی کا باعث نہین ہو سکتی ہان عام سرکشی کا باعث یا کوئی ایسی عام بات ہو سکتی ہے کہ جو سب کی طبیعتون کے مخالف ہو یا متعدد باتین ہون کہ کسی نے کسی گروہ کی اور کسی نے کسی گروہ کی طبیعتون کو پھیر دیا ہو اور رفتہ رفتہ عام سرکشی ہو گئی ہو۔

۱۸۵۷ء کی سرکشی مین یہی ہوا کہ بہت سی باتین ایک مدت دراز سے لوگون کے دل مین جمع ہوتی جاتی تھین اور بہت بڑا میگزین جمع ہو گیا تھا صرف اُسکے شتابے مین آگ لگانی باقی تھی کہ سال گذشتہ مین فوج کی بغاوت نے اُسمین آگ لگا دی۔

چپاتی بٹنا کوئی سازش کی بات نہ تھی۔

۱۸۵۶ء مین ہندوستان کے اکثر ضلعون مین دیہ بدیہ چپاتی بٹی اور اُسی کے قریب زمانہ مین سرکشی ہوئی اگرچہ اُس زمانہ مین تمام ہندوستان مین وبا کی بیماری تھی اور خیال مین آتا ہے کہ اُسکے دفع کرنے کو بطور ٹوٹکہ یہ کام ہوا ہو کیونکہ جاہل ہندوستانی اس قسم کے ٹوٹکے بہت کیا کرتے ہین مگر حق یہ ہے کہ اُسکا اصلی سبب ابتک نہین کُھلا لیکن اسمین کچھ شک نہین کہ وہ چپاتی کسی سازش کی بنیاد نہین ہو سکتی یہ قاعدہ ہے کہ اس قسم کی چیز البتہ ایک نشانی ہوتی ہے واسطے تصدیق زبانی پیغام کے اور ظاہر ہے کہ اُس چپاتی کے ساتھ کوئی زبانی پیغام نہ تھا اگر ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ باوجود منتشر ہونیکے اور ہر قوم اور ہر طبیعت کے آدمیون مین پہلنے

کے مخفی رہتا جسطرح پر کہ ہندوستان مین سرکشی پہیلی اور یہان سے وہان اور وہان سے وہان دوڑی صاف دلیل ہے کہ پہلے سے کچہہ سازش نہ تھی۔

روس اور ایران کی سازش کچہہ نہ تھی۔

روس اور ایران کی سازش سے ہندوستان مین سرکشی کا خیال کرنا نہایت بیہودہ بات ہے ہندوستانیون پر جو معلوم نہین کہ روسیون کو کیا سمجہتے ہونگے کیونکر اُنسے سازش کا احتمال ہوسکتا ہے ایرانیون سے ہندو کسیطرح سازش نہین کرسکتے ہندوستان کے مسلمانون مین اور ایرانیون مین موافقت ہونی ایسی غیر ممکن ہے جیسے پروٹسٹنٹ اور رومن کاتہلک مین اگر دن اور رات کا ایک وقت مین جمع ہونا ممکن ہے تو البتہ سازش کا ہونا بھی ممکن ہے تعجب ہے کہ جب روس اور ایران مین محاربات درپیش تھے تب ہندوستان مین کچہہ نہ تہا اور جب یہا ہندوستان مین فساد ہوا تو وہان کچہہ نہ تھا اور یہ سازش کا خیال کیا جاوے۔

اشتہار کا ذکر جو شاہزادہ ایران کے خیمہ مین سے نکلا۔

اشتہار جو مشہور ہے کہ ایران کے شاہزادے کے خیمہ مین سے نکلا اُسکا کوئی لفظ ہندوستان کی سازش پر دلالت نہین کرتا اُسکا مضمون صاف اپنے ملک کے لوگون کی ترغیب کا ہے ہندوستان کی خرابی کا ذکر اس بنیاد پر ہے کہ ایرانیون کو زیادہ تر آمادگی لڑائی پر ہو نہ اس مطلب سے کہ ہندوستان سے سازش ہوچکی ہے۔

دلی کے معزول بادشاہ کا ایران کو فرمان لکہنا عجب نہین مگر بنیاد سرکشی نہین

دلی کے بادشاہ معزول کا ایران کو فرمان لکہنا ہم کچہہ تعجب نہین سمجہتے دلی کے معزول بادشاہ کا یہ حال تہا کہ اگر اُس سے کہا جاتا کہ پرستان مین جنون کا بادشاہ آپ کا تابعدار ہے تو وہ اُسکو سچ سمجہتا اور ایک چہوڑ دس فرمان لکہدیتا دلی کا معزول کیا کرتا تھا کہ مین مکہی اور مچہر بن کر اُڑجاتا ہون اور لوگون کی اور ملکون کی خبر لے آتا ہون اور

اس بات کو وہ اپنے خیال مین صحیح سمجھتا تھا اور درباریون سے تصدیق چاہتا تھا اور سب تصدیق کرتے تھے ایسے مالیخولیا والے آدمی نے کسی کے کہے سے کوئی فرمان لکھدیا ہو تو تعجب نہین مگر حاشا کہ وہ کسی طرح بھی سازش کی بنیاد ہو کیا تعجب نہین آتا کہ اتنی بڑی سازش اور اتنی مدت سے ہو رہی ہو اور ہمارے حکام بالکل بیخبر رہین سرکشی کے بعد بھی کیا فوجی اور کیا ملکی کسی باغی نے بھی آپس مین کسی قسم کی سازش کا کبھی تذکرہ نہین کیا حالانکہ سرکشی کے بعد اُنکو کسکا ڈر تھا۔

اودھ کی ضبطی اس عام فساد کا باعث نہین۔

اودھ کی ضبطی کو بھی ہم سبب اس سرکشی کا نہین سمجھتے اسمین کچھ شک نہین کہ اودھ کی ضبطی سے سب لوگ ناراض ہوئے اور سبنے یقین کیا کہ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے برخلاف عہد اور اقرار کے کیا عموماً رعایا کو ضبطی اودھ سے ایسی ہی ناراضی ہوئی تھی جیسی کہ ہمیشہ ہوا کرتی تھی جب کمپنی کسی ملک کو فتح کرتی تھی جسکا بیان آگے آویگا زیادہ تر ڈر اور خوف اور ناراضی دلی والیان اور رئیسان خودمختار ہندوستان کو ہوتی تھی سبکو یقین تھا کہ اسیطرح سب کے ملک اور سبکی ریاستین و حکومتین چھینی جاوینگی مگر ہم دیکھتے ہین کہ صاحب ملک رئیسون مین سے کوئی باغی نہین ہوا اس فساد مین اکثر وہی لوگ ہین جنکے ملک اُنکے ہاتھ مین نہین ہین اسکے جواب مین یہ مت کہو کہ جھجر کا نواب اور بلب گڈھ کا راجہ اور فلان فلان باغی ہو گیا۔

قوم کی سازش واسطے اٹھا دینے غیر قوم کی حکومت کے نہین۔

اس فساد کو یہ بھی خیال کرنا نہین چاہئے کہ اس حسرت اور افسوس کے باعث سے کہ ہندوستانیون کے قدیم ملک پر غیر قوم قابض ہو گئی تھی تمام قوم نے اتفاق کر کے سرکشی کی سمجھنے کی بات ہے کہ ہماری گورنمنٹ کی عملداری دفعتہً ہندوستان مین نہین آئی تھی بلکہ رفتہ رفتہ ہوئی تھی جسکی ابتدا ۱۷۵۷ء وقت شکست کھانے سراج الدولہ کے

پلاسی پر سے شمار ہوتی ہے۔ اُس زمانے سے چند روز پیشتر تک تمام رعایا اور رئیسون کے دل ہماری گورنمنٹ کی طرف کھنچتے تھے اور ہماری گورنمنٹ اور اُسکے حکام متعہد کے اخلاق اور اوصاف اور رحم و عطا اور استحکام عہود اور رعایا پروری اور امن و آسایش سن سنکر جو عملداریان ہندو اور مسلمانون کی ہماری گورنمنٹ کے ہمسائے مین تھین وہ خواہش رکھتی تھین اسبات کی کہ ہماری گورنمنٹ کی حکومت کے سایہ مین ہون بادشاہان ملک غیر بھی بکمال اعتماد رکھتے تھے ہماری گورنمنٹ پر۔ اور جو عہد و میثاق ہماری گورنمنٹ سے باندھتے تھے اُسکو بہت ہی پکا اور پتھر کی لکیر سمجھتے تھے باوجودیکہ ہماری گورنمنٹ کو پہلے کی بہ نسبت اب بہت بڑا اقتدار ہے برعکس ہندوستانیون کے کہ ہندوستان کے رئیسون اور صوبہ دارون اور والیان ملک کو جو طاقت اور اختیار پہلے تھا اُسکا عشر عشیر بھی اب نہین حالانکہ اُن زمانون مین بہت سی لڑائیان ہماری گورنمنٹ کو ہندوستان کی ہر قوم ہندو مسلمان سے پیش آئین اور ہماری گورنمنٹ فتحیاب ہوتی گئی اور تمام ہندوستانیون کو یقین تھا کہ ایک دن تمام ہندوستان پر ہماری گورنمنٹ کی حکومت ہوگی اور یہ سب رعایا ہندوستان کی کیا ہندو اور کیا مسلمان ایک دن ہماری گورنمنٹ کے قبضۂ قدرت مین آئیگی باوجود ان باتون کے اُس زمانہ مین کسی طرح کی سرکشی اور گورنمنٹ کا مقابلہ نہین ہوا کہ سب تاریخین اس ذکر سے خالی ہین اگر یہ فساد اس سبب سے ہوتا تو ضرور ہے کہ ان فسادون کا نمونہ اُن زمانون مین بھی پایا جاتا خصوصاً اس سبب سے کہ اُن زمانون مین ایسے فسادات کا قابو زیادہ تھا۔ اُن محاربات کے وقت مین جو ۱۸۳۹ء مین شروع تھے جبکہ کسی طرح کی سرکشی ہندوستان مین نہین ہوئی باوجودیکہ صدہا سال تک ہندوستان انہین ملکون کے بادشاہون کے تحت حکومت تھا جنسے کہ محاربات درپیش تھے اور انہین بادشاہون کے سبب سے مسلمانون کا وجود اور عروج ہندوستان مین ہوا تھا تو اب ہرگز خیال مین بھی نہین آتا کہ اب کا فساد مسلمانون

HYDERABAD

نے حکومت اور اپنی سلطنت کے جاتے رہنے کے رنج سے کیا ہو۔

دلی کے معزول بادشاہ کی وقعت دلی کے لوگون مین اور اُن شہرون مین جو دلی کے قریب تھے کچھہ نہ تھی مگر بیرونجات مین لارڈ اہرسٹ صاحب کا کہنا کہ خاندان تیموری دلی کا بادشاہ نہین۔

دلی کے معزول بادشاہ کی سلطنت کا کوئی بھی آرزومند نہ تھا اس خاندان کی لغو اور بیہودہ حرکات نے سب کی آنکھون مین سے اُسکی قدر اور منزلت گرادی تھی۔ ہان بیرونجات کے لوگ جو بادشاہ کے حالات اور حرکات اور اقتدار اور اختیار سے واقف نہ تھے بلاشبہ بادشاہ کی بڑی قدر سمجھتے تھے اور اُسکو ہندوستان کا بادشاہ اور آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو منتظم ہندوستان جانتے تھے۔ بالخاص دلی کے اور اُسکے قرب وجوار کے رہنے والے بادشاہ کی کچھہ بھی وقعت خیال مین نہ لاتے تھے باوجود ان سب باتون کے ہندوستان کے سب آدمیون کو بادشاہ کے معدوم ہونے سے کچھہ بھی رنج نہ تھا۔ یاد ہوگا کہ جب ۱۸۲۷ء مین لارڈ اہرسٹ صاحب بہادر نے علانیہ کہدیا تھا کہ ہماری گورنمنٹ اب کچھہ تیموریہ خاندان کے تابع نہین ہے بلکہ وہ خود ہندوستان کی بادشاہ ہے تو اُسوقت رعایا اور والیان ہندوستان کو کچھہ بھی خیال نہین ہوا تھا گو خاص بادشاہی خاندان کو کچھہ رنج ہوا ہو۔

پہلے سے کچھہ سازش مسلمانون مین جہاد کی نہ تھی۔

مسلمانون کا بہت دنون سے آپسمین سازش اور مشورہ کرنا اس ارادے سے کہ ہم باہم متفق ہو کر غیر مذہب کے لوگون پر جہاد کرین اور انکی حکومت سے آزاد ہوجاوین نہایت بے بنیاد بات ہے جبکہ مسلمان ہماری گورنمنٹ کے مستامن تھے کسی طرح گورنمنٹ کی عملداری مین جہاد نہین کر سکتے تھے بیس تیس برس پیشتر ایک بہت بڑے نامی مولوی محمد اسمعیل نے ہندوستان مین جہاد کا وعظ کہا اور آدمیون کو جہاد کی ترغیب دی اُسوقت اُسنے صاف بیان کیا کہ

ہندوستان کے رہنے والے جو سرکار انگریزی کے امن مین رہتے ہین ہندوستان مین جہاد نہین کرسکتے اسلئے ہزارون آدمی جہادی ہر ایک ضلع ہندوستان مین جمع ہوے اور سرکار کی عملداری مین کسی طرح کا فساد نہین کیا اور غربی سرحد پنجاب پر جاکر لڑائی کی اور یہ جو ہر ضلع مین باغی اور جاہلون کی طرف سے جہاد کا نام ہوا اگر ہم اُسکو جہاد ہی فرض کرین تو بہی اُسکی سازش و صلاح قبل دسوین مئی سنہ ۱۸۵۷ع مطلق نہ تھی۔

اس ہنگامہ مین کوئی بات مسلمانون کے مذہب کے مطابق نہین ہوئی۔

غور کرنا چاہئے کہ اس زمانے مین جن لوگون نے جہاد کا جھنڈا بلند کیا ایسے خراب اور بد رویہ اور بد اطوار آدمی تھے کہ بجز شراب خواری اور تماش بینی اور ناچ اور رنگ دیکھنے کے کچھ وظیفہ اُنکا نہ تھا۔ بھلا یہ کیونکر پیشوا اور مقتدا جہاد کے گنے جاسکتے تھے اس ہنگامے مین کوئی بات بھی مذہب کے مطابق نہین ہوئی سب جانتے ہین کہ سرکاری خزانہ اور اسباب جو امانت تھا اُسمین خیانت کرنا ملازمین کو نمک حرامی کرنی مذہب کے روسے درست نہ تھی صریح ظاہر ہے کہ بیگناہون کا قتل علی الخصوص عورتون اور بچون اور بڈہون کا۔ مذہب کے بموجب گناہ عظیم تھا۔ پھر کیونکر یہ ہنگامہ غدر جہاد ہوسکتا تھا ہان البتہ چند بدذاتون نے دنیا کی طمع اور اپنی منفعت اور اپنے خیالات پورا کرنے اور جاہلون کے بہکانے کو اور اپنے ساتھہ جمعیت جمع کرنے کو جہاد کا نام لے دیا۔ پھر یہ بات بھی مفسدون کی حرمزدگیون مین سے ایک حرمزدگی تھی نہ واقع مین جہاد۔

دلی مین جہاد کا فتوے جو باغیون نے چھاپا وہ دراصل جھوٹا ہے۔

دلی مین جو جہاد کا فتوی چھپا وہ ایک عمدہ دلیل جہاد کی سمجھی جاتی ہے مگر مین نے تحقیق سنا ہے اور اُسکے اثبات پر بہت دلیلین ہین کہ وہ محض بے اصل ہے مین نے سنا ہے کہ جب فوج نمک حرام میرٹھہ سے دلی مین گئی تو کسی نے جہاد کے باب مین فتوی چاہا سب نے فتوی دیا کہ جہاد نہین ہوسکتا اگرچہ اس پہلے فتوے کی مین نے

نقل دیکھی ہے مگر جبکہ وہ اصل فتوی معدوم ہے تو مین اُس نقل کو نہین کہہ سکتا کہ کہان تک لائق اعتماد کے ہے - مگر جب بریلی کی فوج دلی مین پہونچی اور دوبارہ فتوی ہوا جو مشہور ہے اور جسمین جہاد کرنا واجب لکھا ہے بلا شبہ اصلی نہین چھاپنے والے اُس فتوے نے جو ایک مفسد اور نہایت قدیمی بدذات آدمی تھا جاہلون کے بہکانے اور ورغلانے کو لوگون کے نام لکھکر اور چھاپ کر اُسکو رونق دی تھی بلکہ ایک آدہ مہر ایسے شخص کی چھاپ دی تھی جو قبل غدر مرچکا تھا - مگر مشہور ہے کہ چند آدمیون نے فوج باغی بریلی اور اُسکے مفسد ہمراہیون کے جبر اور ظلم سے مہرین بھی کی تہین -

دلی مین مولویون کا بڑا گروہ جو معزول بادشاہ کو بدعتی سمجھتا تھا اور اُسکی مقبوضہ مسجد مین نماز نہ پڑہتے تھے -

دلی مین ایک بڑا گروہ مولویون اور اُنکے تابعین کا ایسا تھا کہ وہ مذہب کی رو سے معزول بادشاہ دلی کو بہت برا اور بدعتی سمجھتے تھے اُنکا یہ عقیدہ تھا کہ دلی کی جن مسجدون مین بادشاہ کا قبض و دخل اور اہتمام ہے اُن مسجدون مین نماز درست نہین - چنانچہ وہ لوگ جامع مسجد مین بھی نماز نہین پڑہتے تھے اور غدر سے بہت قبل کے چھپے ہوے فتوے اس معاملے مین موجود ہین پھر کبھی عقل قبول کر سکتی ہے کہ اُن لوگون نے جہاد کے درست ہونے مین اور بادشاہ کو سردار بنانے مین فتوا دیا ہو - جن لوگون کی مہر اُس فتوے پر چھاپی گئی ہے اُن مین سے بعضون نے عیسائیون کو پناہ دی اور اُنکی جان اور عزت کی حفاظت کی اُنہین سے کوئی شخص لڑائی پر نہین چڑھا مقابلے پر نہین آیا

جنکی مہرین فتوے پر چھاپی ہین اُنہین سے بعضون نے عیسائیون کی جان اور عزت کی پناہ دی تہی -

اگر واقع مین وہ ایسا ہی سمجھتے جیسا کہ مشہور ہے تو یہ باتین کیون کرتے غرضکہ میری راے مین کبھی مسلمانون کے خیال مین بھی نہین آیا کہ باہم متفق ہوکر غیر مذہب کے حاکمون پر جہاد کرین - اور جاہلون اور

مفسدون کا غلغلہ ڈالدینا کہ جہاد ہے جہاد ہے اور ایک نعرہ حیدری پکارتے پھرنا قابل اعتبار کے نہین ہان البتہ مسلمانون کو جسقدر ناراضی باعتبار مذہب کے تھی اور جس سبب سے تھی وہ ہم آیندہ صاف بیان کرینگے اسمین کچھہ شک نہین کہ ہندؤنکی بہ نسبت مسلمانون کو ہر ایک بات مین زیادہ تر ناراضی تھی اور یہی سبب ہے کہ مسلمان بہ نسبت ہندؤن کے بعض اضلاع مین زیادہ تر مفسد ہوگئے گو جن اضلاع مین کہ ہندؤن نے فساد کیا تھا وہ بھی کچھہ کم نہین ہے۔

پہلے سے فوج مین بغاوت کی صلاح نہ تھی۔

فوج مین ہرگز مشورہ اور پہلے سے صلاح دربارہ بغاوت کے نہ تھی تحقیق بات ہے کہ باغیان فوج نے بعد بغاوت بھی کبھی اسبات کا آپسمین بھی ذکر نہین کیا ہان بارک پور کے واقعہ کے بعد اور خصوصاً اُس زمانے مین جبکہ پنجاب مین قواعد جدید سکھانے کو متعدد پلٹنون کے آدمی جمع کئے گئے آپسمین یہ صلاح ٹھہری اور اُسپر اتفاق ہوا کہ جدید کارتوس کبھی استعمال مین نہ لائینگے سوا اُس وقت بھی اور کسی قسم کا ارادہ اور نیت نہ تھی بلکہ یقینی سمجھتے تھے کہ سرکار اسبات کو موقوف کریگی اگرچہ یہ موقوف ہوا مگر دسوین مئی ۱۸۵۷ع کے بعد موقوفی سے کچھہ فائدہ اُس فساد کے رفع ہونے مین جو ہوگیا تھا نہ تھا اور وہ آگ اس قابل نہ تھی کہ ایسی تدبیرون سے بجھہ سکے۔

پہلے سے فوج باغی کی بادشاہ دہلی سے سازش نہ تھی۔

فوج باغی کا پہلے سے دلی کے معزول بادشاہ سے سازش کرنا محض بے اصل ہے دلی کے بادشاہ کو کوئی شخص ولی اور مقدس نہین سمجھتا تھا اُسکے مونہہ پر لوگ اُسکی خوشامد کرتے تھے اور پیٹ پیچھے ہنستے تھے۔ لوگ اُسکے مرید ہوتے تھے کسی فائدے کی نظر سے نہ بطور اعتقاد کچھہ عجب نہین کہ کسی پلٹن کا کوئی تلنگہ یا صوبہ دار مرید ہوا ہو۔ مگر اس بات کو سازش بغاوت سے کچھہ بھی علاقہ نہین ہے بلاشبہ فوج باغی دلی پر جمع ہوگئی مگر جب

اُسنے سرکار سے بگاڑ دی تھی تو دلی کے بادشاہ کے سوا ایسا اور کون شخص تھا کہ جسکی طرف فوج رجوع کرتی۔ اسمین کچھہ پہلے سے سازش کی حاجت نہ تھی بلا شبہ جو ہیئت بادشاہ دلی کی سرکار نے بنا رکھی تھی وہ ہمیشہ نامناسب اور قابل اعتراض کے تھی اور جناب لارڈ ایلن برا صاحب بہادر نے جو تجویز کی تھی وہ بیشک لائق منظوری کے تھی بلکہ اُس سے زیادہ عمل درآمد کرنا واجب تھا بیشک دلی کا بادشاہ بھوبل مین کی ایک چنگاری تھا جس نے ہوا کے زور سے اڑکر تمام ہندوستان کو جلا دیا۔

شریک نہ ہونا ہندوستانیون کا لیجسلیٹیو کونسل مین اصلی سبب فساد کا ہوا۔

اصلی سبب اس فساد کا مین تو ایک ہی سمجھتا ہون۔ باقی جسقدر اسباب ہین وہ سب اسکی شاخین ہین اور یہ سمجھہ میری کچھہ وہمی اور قیاسی ہی نہین ہے بلکہ اگلے زمانے کے بہت سے عقلمندون کی رائے کا اسبات پر اتفاق ہوچکا ہے اور تمام مصنفین پرنسپل آف گورمنٹ کے اس باب مین میرے طرفدار ہین اور تمام تاریخین یورپ اور افریقہ کی میری رائے کی صداقت پر بہت معتمد گواہ ہین۔

یہ بات بہت ضروری تھی۔

سب لوگ تسلیم کرتے چلے آئے ہین کہ واسطے اسلوبی اور بھلی اور پائداری گورمنٹ کے مداخلت رعایا کی حکومت ملک مین واجبات سے ہے حکام کو بھلائی یا برائی تدبیر کی صرف لوگون سے معلوم ہوتی ہے پیشتر اس سے کہ خرابیان اس درجہ کو پہونچین کہ پھر جنکا علاج ممکن نہو

سرچشمہ شاید گرفتن بمیل		چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل	

اور یہ بات نہین حاصل ہوتی جب تک کہ مداخلت رعایا کی حکومت ملک مین نہو علی الخصوص ہماری گورمنٹ کو جو غیر ملک کی رہنے والی تھی اور مذہب اور رواج اور راہ و رسم اور طبیعت اور عادت بھی اس ملک سے مختلف رکھتی تھی۔ اسبات پر خیال رکھنا واجبات سے تھا۔ گورمنٹ کا انتظام اور

اسکی خوبی اور اسلوبی اور پائداری ملکی اطوار اور عادات کی واقفیت اور پھر اسکی رعایت پر موقوف ہے
کیونکہ اگلی تاریخون کے دیکھنے سے جو درحقیقت ایک روزنامچہ ہے عادات اور خیالات اور اطوار
مختلفہ نوع انسان کا معلوم ہوسکتا ہے کہ اُنکی عادتین اور خیالات اور اطوار موافق کسی عقلی قاعدے
کے حاصل نہین ہوئی ہین بلکہ ہر ایک ملک اور قوم مین بحسب اتفاق ہوگئی ہین پس قواعد گورنمنٹ
اُن اوضاع اور اطوار پر موقوف ہین نہ یہ کہ وہ اوضاع اور اطوار اور عادات قواعد گورنمنٹ پر۔ اور اسی بات
مین گورنمنٹ کی پائداری اور قیام ہے کیونکہ جب تک وہ عادتین اور اخلاق رعایا کے دل مین مستحکم
اور بمنزلہ خاصیت انسانی کے نہو گئے ہون اُسوقت تک اُنکے برخلاف کرنا صریح خاصیت انسانی
کے برخلاف کرنا اور سبکو رنجیدہ رکھنا ہے۔ کیا ہم بھول جاوینگے بنگالے کی اُس بے انتظامی کی
حالت کو جو ۱۷۶۵ء مین بروقت تفویض ہونے دیوانی بنگلہ کمپنی انگریز بہادر اسی واقفیت کے
سبب ہوئی تھی باوصفیکہ جان کلارک مارشمن صاحب کی تاریخ اوسے یاد دلا رہی ہے اور کیا یاد
نرہیگی ہمکو وہ خوبی جو بنگالے مین لارڈ ہسٹینگز صاحب بہادر کی زبان اور ملکی راہ و رسم کی واقفیت سے
حاصل ہوئی تھی۔

بلاشبہہ پارلیمنٹ مین ہندوستان کی رعایا کی مداخلت غیر ممکن اور بیفائدہ محض تھی مگر
لیجس لیٹیف کونسل مین مداخلت نہ رکھنے کی کوئی وجہ نہ تھی پس یہی ایک بات ہے جو جڑ ہے تمام
ہندوستان کے فسادی اور جتنی باتین اور جمع ہوتی گئین وہ سب اُسکی شاخین ہین۔

ہم یہ نہین کہتے کہ ہماری گورنمنٹ نے ملکی حالات اور اطوار دریافت کرنے مین کوشش نہین
کی بلکہ ہم اسکے بدل مقر ہین اور بعض قوانین گورنمنٹ اور ہدایات بورڈ آف ریونیو اور آنریبل تامسن صاحب

کے ہدایات نامہ نال کو اسکا گواہ سمجھتے ہین مگر اسمین کچھ شک نہین کہ رعایا کے حالات اور عادات اور خیالات اور اوضاع اور اطوار اور طبیعت اور طینت اور لیاقت کے دریافت کرنے مین توجہ نہین کی۔ بلاشبہہ ہماری گورنمنٹ کو نہین معلوم تھا کہ ہماری رعیت پر دن کیسا گذرتا ہے اور رات کس مصیبت کی آتی ہے اور وہ دن بدن کس مصیبت مین پڑتے جاتے ہین اور کیا رنج روز بروز انکے دل مین جمتے جاتے ہین جو رفتہ رفتہ بہت کثرت سے جمع ہو گئے تھے اور ایک ادنی تحریک سے دفعتاً بہہ پڑے۔

اس سبب سے رعایا کا منشا گورنمنٹ پر نہ کھلا اور گورنمنٹ کا نیک ارادہ ہندوستانیون پر ظاہر نہوا بلکہ برعکس سمجھا گیا۔

لیجسلیٹیو کونسل مین ہندوستانیون کے شریک نہونے سے صرف اتنا ہی نقصان نہین ہوا کہ گورنمنٹ کو اصلی مضرت قوانین وضوابط کی جو جاری ہوئے بخوبی معلوم نہین ہو سکی اور اغراض عام رعایا جسکا لحاظ رکھنا گورنمنٹ کو واجبات سے تھا ملحوظ نہین رہین اور رعایا کو اس مضرت کے رفع کرنے اور اپنے مطلب کے پیش کرنیکی فرصت اور قدرت نہین ملی، بلکہ بہت بڑا نقصان یہ ہوا کہ رعایا کو منشا اور اصلی مطلب اور دلی ارادہ گورنمنٹ کا معلوم نہوا گورنمنٹ کی ہر تجویز پر رعایا کو غلط فہمی ہوئی جو تجویز گورنمنٹ کی ہوتی تھی ہندوستانیون کو بسبب اسکے کہ وہ لوگ اُس مین شریک نہ تھے اور نہ اُس تجویز سے واقف نہ تھے اُسکی بنیاد معلوم نہوئی، اور ہمیشہ یہی سمجھے کہ یہ بات بھی ہمارے اور ہمارے ہم وطنون کے خراب اور برباد اور ذلیل اور بے دہرم کرنیکو ہے اور وہ بعضی باتین جو درحقیقت گورنمنٹ سے برخلاف رواج اور مخالف طبیعت اور طینت ہندوستانیون کے صادر ہوئی تھین قطع نظر اس سے کہ وہ فی نفسہا اچھی تھین یا بری زیادہ تر اُنکے غلط خیالات

کو تقویت دیتی تھین - رفتہ رفتہ یہ نوبت پہونچ گئی کہ رعایاے ہندوستان ہماری گورنمنٹ کو میٹھے زہر اور شہد کی چھری اور ٹھنڈی آنچ کی مثال دیا کرتی تھی اور پھر اُسکو اپنے دل مین سچ سمجھتی تھی اور یہ جانتی تھی کہ اگر ہم آج گورنمنٹ کے ہاتھ سے بچے ہوے ہین تو کل نہین اور کل ہین تو پرسون نہین اور کوئی شخص اُنکے حالات کا پوچھنے والا اور کوئی تدبیر اُنکے اس غلط خیال کو دور کرنیوالی نہ تھی جبکہ رعایا کا گورنمنٹ کے ساتھ یہ حال ہو جو دلی دشمن کے ساتھ ہونا چاہئے تو پھر کیا توقع ہو سکتی ہے وفاداری کی ایسی گورنمنٹ کو ایسی رعایا سے اور جبکہ ہماری گورنمنٹ درحقیقت ایسی نہ تھی تو ان غلط خیالات کا ہندوستانیون کے دل مین جمنا اور جو رنج کہ اُنکے دل پر تھا اُسکا علاج نہونا صرف اسی سبب سے تھا کہ لیجس لٹیٹ کونسل مین ہندوستانی شریک نہ تھے اگر ہوتے تو یہ سب باتین رفع ہوتی جاتین - اب اگر غور سے دیکھا جاے تو صرف یہی ایک بات ہے جسنے اپنی بہت سی شاخین پیدا کر کر تمام ہندوستان مین بیجا فساد کر دیا -

یہ مت کہو کہ ہماری گورنمنٹ نے چھاپہ خانون مین سواے گالی اور افترا اور جن باتون سے فتنہ یا سرکشی وقوع مین آے اور سب امورات چھاپنے کی اجازت دی تھی اور قانون جاری ہونے سے پہلے مشہور کیا جاتا تھا اور ہر شخص کو اُسپر عذرات پیش کرنے کا اختیار تھا کیونکہ یہ امور اُن بڑی عظیم الشان باتون کے علاج کو جسکا ذکر کرتے ہین - محض ناکافی بلکہ محض بے فائدہ تھے -

اور ہم نہین چاہتے کہ اس مقام پر ہم سے یہ گفتگو کی جاے کہ ہندوستانیون کا جو نہایت جاہل ہین اور بے تربیت لیجس لیٹیف کونسل مین شریک ہونا کسطرح ہوتا اور کیا قاعدہ ہندوستانیون کی شرکت کا نکلتا اور اگر رعایاے ہندوستان کو مثل پارلیمنٹ کے لیجس لیٹف کونسل مین مداخلت

دیجاتی تو طریقہ اُنکے انتخاب کا کیا ہوتا اور اسمین بہت سی مشکلین آتین کیونکہ اس مقام پر ہمکو صرف اتنا ثابت کرنا ہے کہ یہ بات گورنمنٹ کے لیے بہت اچھی اور پر ضرور تھی اور اسی کے سبب یہ فساد برپا ہوے اور طریقہ مداخلت رعایا کی بابت ہماری علیحدہ راے ہے اُسکو دیکھنا چاہیے اور جو بحث ہو وہان کرنی چاہیئے۔

سرکشی ہونا پانچ اصول پر مبنی ہے

یہ نقص جو ہماری گورنمنٹ مین تھا اس نے تمام ہندوستان کے حالات مین سرایت کی اور جسقدر اسباب سرکشی کے جمع ہو گئے گو وہ اسی ایک امر پر متفرع ہین مگر غور کر کے سب کو احاطہ مین لایا جائے تو پانچ اصول پر مبنی ہوتے ہین۔

اول ۔ غلط فہمی رعایا یعنی برعکس سمجھنا تجاویز گورنمنٹ کا۔

دوم جاری ہونا ایسے آئین اور ضوابط اور طریقہ حکومت کا جو ہندوستان کی حکومت اور ہندوستانیون کی عادات کے مناسب نہ تھے یا مضرت رسانی کرتے تھے۔

سوم ناواقف رہنا گورنمنٹ کا رعایا کے اصلی حالات اور اطوار اور عادات اور اُن مصائب سے جو اُن پر گذرتی تھین اور جنسے رعایا کا دل گورنمنٹ سے پھٹا جاتا تھا۔

چہارم ترک ہونا اُن امور کا ہماری گورنمنٹ کی طرف سے جنکا بجالانا ہماری گورنمنٹ پر ہندوستان کی حکومت کے لیے واجب اور لازم تھا۔

پنجم بدانتظامی اور بے اہتمامی فوج کی۔

اب ہم اِن پانچون اصل کی تفصیل اور اُسکی ہر ہر شاخ کو جدا جدا بیان کرتے ہین و باللہ التوفیق۔

اصل اول

اول غلط فہمی رعایا غلط فہمی رعایا یعنی برعکس سمجھنا تجاویز گورمنٹ کا۔

اس مقام پر جتنی باتین ہم بیان کرتے ہین اُن سے ہمارا یہ مطلب نہین کہ درحقیقت ہماری گورمنٹ مین یہ باتین تھین بلکہ یہ مطلب ہے کہ لوگون نے یون غلط سمجھا اور سرکشی کا سبب ہوگیا اگر ہندوستانی آدمی بھی لیجس لیٹیف کونسل مین مداخلت رکھتے تو یہ غلط فہمی واقع نہوتی۔

مداخلت مذہبی سمجھنا مداخلت مذہبی کچھہ شبہہ نہین کہ تمام لوگ جاہل اور قابل اور اعلیٰ اور ادنیٰ الیقین جانتے تھے کہ ہماری گورمنٹ کا دلی ارادہ ہے کہ مذہب اور رسم و رواج مین مداخلت کرے اور سب کو کیا ہندو اور کیا مسلمان عیسائی مذہب اور اپنے ملک کی رسم و رواج پر لاڈالے اور سب سے بڑا سبب اس سرکشی مین یہی ہے۔

ہرشخص دل سے جانتا تھا کہ ہماری گورمنٹ کے احکام بہت آہستہ آہستہ ظہور مین آتے ہین اور جو کام کرنا ہوتا ہے رفتہ رفتہ کیا کرتے ہین اسواسطے دفعتاً اور جبراً مسلمانون کی طرح دین بدلنے کو نہین کہتے مگر جتنا جتنا قابو پاتے جائینگے اُتنی اُتنی مداخلت کرتے جائینگے اور جو باتین رفتہ رفتہ ظہور مین آتی گئین جنکا بیان آگے آئیگا اُنکے اس غلط شبہہ کو زیادہ تر مستحکم اور مضبوط کرتی گئین سب کو یقین تھا کہ ہماری گورمنٹ علانیہ جبر مذہب بدلنے پر نہین کریگی بلکہ خفیہ تدبیرین کر کر شل نابود کردینے علم عربی و سنسکرت کے اور مفلس اور محتاج کردینے ملک کے اور لوگون کو جو انکا مذہب ہے اُسکے مسائل سے ناواقف کر کر اور اپنے دین و مذہب کی کتابین اور رسائل اور وعظ کو پھیلا کر نوکری کا لالچ دے کر لوگون کو بے دین کردینگے ۱۸۳۷ع کی قحط سالی مین جو یتیم لڑکے عیسائی کیئے گئے

[illegible] کے یتیمون کا ذکر

وہ تمام اضلاع ممالک مغربی و شمالی مین ارادہ گورمنٹ کے ایک نمونہ گنے جاتے تھے کہ ہندوستان کو اسطرح پر مفلس اور محتاج کرکے اپنے مذہب مین لے آئین گے مین سچ کہتا ہون کہ جب سرکار آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کوئی ملک فتح کرتی تھی ہندوستان کی رعایا کو کمال رنج ہوتا تھا اور یہ بھی مین سچ کہتا ہون کہ منشا اس رنج کا اور کچھہ نہین ہوتا تھا بجز اسکے کہ لوگ جانتے تھے کہ جون جون اختیار ہماری گورمنٹ کا زیادہ ہوتا جائیگا اور کسی دشمن اور ہمسایہ حاکم کے مقابلے اور فساد کا اندیشہ نرہیگا وون وون ہمارے مذہب اور رسم و رواج مین زیادہ تر مداخلت کرینگے۔

مذہبی گفتگو بہت ہوئی۔

ہماری گورمنٹ کی ابتدائی حکومت ہندوستان مین گفتگو مذہب کی بہت کم تھی روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور اس زمانہ مین بدرجۂ کمال پہونچ گئی اسمین کچھہ شک نہین کہ ہماری گورمنٹ کو ان امور مین کچھہ مداخلت نہ تھی مگر ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ یہ سب معاملے بموجب حکم اور بموجب اشارے اور مرضی گورمنٹ ہوتے ہین سب جانتے تھے کہ گورمنٹ نے پادری صاحبون کو ہندوستان مین مقرر کیا ہے گورمنٹ سے پادری صاحب تنخواہ پاتے ہین۔ گورمنٹ اور حکام انگریزی ولایت زاد

حکام متعہد کا مشنری طریقہ برتنا

جو اس ملک مین نوکر ہین وہ پادری صاحبون کو بہت سا روپیہ واسطے خرچ کے اور کتابین بانٹنے کو دیتے ہین اور ہر طرح انکے مددگار اور معاون ہین اکثر حکام متعہد اور افسران فوج نے اپنے تابعین سے مذہب کی گفتگو شروع کی تھی بعضے صاحب اپنے ملازمون کو حکم دیتے تھے کہ ہماری کوٹھی پر آنکر پادری صاحب کا وعظ سنو اور ایسا ہی ہوتا تھا غرضکہ اسباب نے ایسی ترقی پکڑی تھی کہ کوئی شخص یہ نہین جانتا تھا کہ گورمنٹ کی عملداری مین ہمارا یا ہماری اولاد کا مذہب قایم رہیگا۔

پادری صاحبون کا وعظ

پادری صاحبون کے وعظ نے نئی صورت نکالی تھی تکرار مذہب کی کتابین بطور سوال جواب چھپنی اور تقسیم ہونی شروع ہوئین ان کتابون مین دوسرے مذہب کے مقدس لوگون کی نسبت الفاظ اور مضامین رنج دہ مندرج ہوے۔ ہندوستان مین وعظ اور کتھا کا دستور یہ ہے کہ اپنے اپنے معبد یا مکان پر بیٹھکر کہتے ہین جسکا دل چاہے اور جسکو رغبت ہو وہان جا کر سنے پادری صاحبون کا طریقہ اسکے برخلاف تھا وہ خود غیر مذہب کے مجمع اور تیرتھہ اور میلہ مین جا کر وعظ کہتے تھے۔ اور کوئی شخص صرف حکام کے ڈر سے مانع نہوتا تھا بعض ضلعون مین یہ رواج نکلا کہ پادری صاحب کے ساتھہ تھانہ کا ایک چپراسی جانے لگا۔ پادری صاحب وعظ مین صرف انجیل مقدس ہی کے بیان پر اکتفا نہین کرتے تھے بلکہ غیر مذہب کے مقدس لوگون کو اور مقدس مقامون کو بہت برائی سے اور ہتک سے یاد کرتے تھے جس سے سننے والون کو نہایت رنج اور دلی تکلیف پہونچتی تھی اور ہماری گورنمنٹ سے ناراضی کا بیج لوگون کے دل مین بویا جاتا تھا۔

مشنری اسکول

مشنری اسکول بہت جاری ہوے اور انمین مذہبی تعلیم شروع ہوئی سب لوگ کہتے تھے کہ سرکار کی طرف سے ہین بعض اضلاع مین بہت بڑے بڑے عالیقدر حکام متعدد ان اسکولون مین جاتے تھے اور لوگونکو اُس مین داخل اور شامل ہونے کی ترغیب دیتے تھے امتحان مذہبی کتابون مین لیا جاتا تھا اور طالب علمون سے جو لڑکے کم عمر ہوتے تھے پوچھا جاتا تھا کہ تمہارا خدا کون تمہارا نجات دینے والا کون اور وہ عیسائی مذہب کے موافق جواب دیتے تھے اُسپر اُنکو انعام ملتا تھا ان سب باتون سے رعایا کا دل ہماری گورنمنٹ سے پھرتا جاتا تھا۔

یہان ایک بڑا اعتراض یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر لوگ اس تعلیم سے ناراض تھے تو اپنے

لڑکون کو کیون داخل کرتے تھے اسباب کو عدم ناراضی پر خیال کرنا نہین چاہئے بلکہ یہ ایک بڑی دلیل ہے ہندوستان کے کمال خراب حال اور مفلس اور نہایت تنگ اور تباہ حال ہوجانے پر یہ صرف ہندوستان کی محتاجی اور مفلسی کا باعث تھا کہ لوگ اس خیال سے کہ ان اسکولون مین داخل ہوکر ہماری اولاد کو کچھہ وجہ معیشت اور روزگار حاصل ہوگا۔ ایسی سخت بات کو جس سے بلا شبہہ اُنکو دلی رنج اور رُوحانی غم تھا گوارا کرتے تھے نہ رضامندی سے۔

دیہاتی مکاتب — دیہاتی مکتبون کے مقرر ہونے سے سب لوگ یقین سمجھتے تھے کہ صرف عیسائی بنانے کو یہ مکتب جاری ہوئے ہین پرگنہ وزیٹر اور ڈپٹی انسپکٹر جو ہر ہر گانون اور قصبہ مین لوگون کو نصیحت کرتے پھرتے تھے کہ اپنے لڑکون کو مکتبون مین داخل کرو ہر ہر گانون مین کالا پادری اُنکا نام تھا جس گانون مین پرگنہ وزیٹر یا ڈپٹی انسپکٹر پہونچا اور گنوار دن نے آپسمین چرچا کیا کہ کالا پادری آیا عوام الناس یون خیال کرتے تھے کہ یہ عیسائی مکتب ہین اور کرشتان بنانے کو بٹھاتے ہین اور فہمیدہ آدمی اگرچہ یہ نہین سمجھتے تھے مگر یون جانتے تھے کہ اِن مکاتب مین صرف اُردو تعلیم ہوتی ہے ہماری لڑکے اسمین پڑھکر اپنے مذہب کے احکام اور مسائل اور اعتقادات اور رسمیات سے بالکل ناواقف ہوجاینگے اور عیسائی بنجاینگے اور یون سمجھتے تھے کہ گورنمنٹ کا یہی ارادہ ہے کہ ہندوستان کے مذہبی علوم کو معدوم کردے تاکہ آیندہ کو عیسائی مذہب پھیل جاے اکثر اضلاع شرقی ہندوستان مین ان مکتبون کا جاری ہونا اور لڑکون کا داخل ہونا صاف تحکماً ہوا اور کہدیا کہ گورنمنٹ کا حکم ہے کہ لڑکون کو داخل کیا جاے۔

لڑکیون کے اسکول کا اجرا۔ — لڑکیون کی تعلیم کا بہت چرچا ہندوستان مین تھا اور سب یقین جانتے

تھے کہ سرکار کا مطلب یہ ہے کہ لڑکیان اسکولون مین آئین اور تعلیم پائین اور بے پردہ ہوجائین کہ
یہ بات حد سے زیادہ ہندوستانیون کو ناگوار تھی بعض بعض اضلاع مین اسکا نمونہ قائم ہوگیا تھا پرگنہ
وزیٹر اور ڈپٹی انسپکٹر یہ سمجھتے تھے کہ اگر ہم سعی کر کر لڑکیون کے مکتب قائم کر دینگے تو ہماری بڑی
نیک نامی گورنمنٹ مین ہوگی اس سبب سے وہ ہر طرح پر بطریق جائز و ناجائز لوگون کو
واسطے قائم کرنے لڑکیون کے مکتبون کی فہمایش کرتے تھے اور اس سبب سے زیادہ تر
لوگون کے دلون کو ناراضی اور اپنے غلط خیالات کا انکو یقین ہوتا جاتا تھا۔

بڑے کالجون مین طریقہ تعلیم کا تبدل

بڑے بڑے کالج جو شہرون مین مقرر تھے اول اول گو اُن سے بھی کچھ کچھ وحشت
لوگون کو ہوئی تھی اس زمانہ مین شاہ عبد العزیز جو تمام ہندوستان مین نہایت
نامی مولوی تھے زندہ تھے مسلمانون نے اُن سے فتویٰ پوچھا اُنھون نے صاف جواب دیا
کہ کالج انگریزی مین جانا اور پڑھنا اور انگریزی زبان کا سیکھنا بموجب مذہب کے سب درست ہے
اسپر سیکڑون مسلمان کالجون مین داخل ہوئے مگر اُس زمانے مین کالجون کا حال ایسا نہ تھا بلکہ
اُن مین تعلیم کا سررشتہ بہت اچھا تھا ہر قسم کے علوم فارسی اور عربی اور سنسکرت اور انگریزی پڑھائے
جاتے تھے فقہ اور حدیث اور علم ادب پڑھانے کی اجازت تھی فقہ مین امتحان ہوتا تھا ان مین ملتی
تھین کسی طرح کی ترغیب مذہبی نہ تھی مدرس بہت ذی عزت اور معتبر اور مشہور اور ذی علم اور پر ہیزگار
مقرر ہوتے تھے مگر آخر کو یہ بات نرہی قدر عربی کی بہت کم ہوگئی اور فقہ اور حدیث کی تعلیم یکسر جاتی
رہی فارسی بھی چندان قابل لحاظ نرہی تعلیم کی صورت اور کتابون کے رواج نے بالکلیہ تغیر پکڑا
اُردو اور انگریزی کا رواج بہت ہوا جسکے سبب وہی شبہہ کہ گورنمنٹ کو ہندوستان کے مذہبی علوم

کا معدوم کرنا منظور ہے قائم ہوگیا مدرس لوگ معتبر اور ذی علم رہے وہی مدرسہ کے طالب علم کہ جنہون نے ابہی تک لوگون کی آنکھون مین اعتبار پیدا نہ کیا تھا مدرس ہونے لگے اسلئے ان مدرسون کا بہی وہی حال ہوگیا۔

گورمنٹ کا اشتہار دربارہ استحقاق نوکری۔

ادہر تو دیہاتی مکاتب اور کالجون کا یہ حال تھا کہ انپر سب کو شبہہ رواج دینے مذہب عیسائی کا ہورہا تھا کہ دفعتاً پیشگاہ گورمنٹ سے اشتہار جاری ہوا کہ جو شخص مدرسے کا تعلیم یافتہ ہوگا اور فلان فلان علوم اور زبان انگریزی مین امتحان دیکر سند یافتہ ہوگا وہ نوکری مین سب سے مقدم سمجہا جائیگا چہوٹی چہوٹی نوکریان بہی ڈپٹی انسپکٹرون کے سارٹیفکٹ پر جنکو ابہی تک سب لوگ کالا پادری سمجھے جاتے تھے منحصر ہوگئین اور ان غلط خیالات کے سبب لوگون کے دل پر ایک غم کا بوجہ پڑگیا اور سب کے دل مین ہماری گورمنٹ سے ناراضی پیدا ہوگئی اور لوگ یہ سمجھے کہ ہندوستان کو ہر طرح بے معاش اور محتاج کیا جاتا ہے کہ تا مجبور ہوکر رفتہ رفتہ ان لوگون کی مذہبی باتون مین تغیر و تبدل ہوجاوے۔

جیل خانون مین اختلاط اکل و شرب

اسی زمانہ مین بعض اضلاع مین تجویز ہوئی کہ قیدی جیل خانون مین ایک شخص کے ہاتھ کا پکا ہوا کہاوین جس سے ہندوؤن کا مذہب بالکل جاتا رہتا تھا مسلمانون کے مذہب مین اگرچہ کچہہ نقصان نہین آتا تھا مگر اسکا رنج سب کے دل پر تھا کہ سرکار ہر ایک کا مذہب لینے پر آمادہ اور ہر طرح پر اُسکی تدبیر مین ہے۔

پادری اے ایڈمنڈ چٹھیات کا اجرا۔

یہ سب خرابیان لوگون کے دلون مین ہو رہی تہین کہ دفعتاً ۱۸۵۵ء مین پادری اے ایڈمنڈ نے دار الامارت کلکتہ سے عموماً و خصوصاً سرکاری

معززلوگون کے پاس چٹھیات بھیجین جنکا مطلب یہ تھا کہ اب تمام ہندوستان مین ایک عملداری ہوگئی تاربرقی سے سب جگہہ کی خبر ایک ہوگئی ریلوی سڑک سے سب جگہہ کی آمد و رفت ایک ہوگئی مذہب بھی ایک چاہیے اسلیئے مناسب ہے کہ تم لوگ بھی عیسائی ایک مذہب ہوجاؤ مین سچ کہتا ہون کہ ان چٹھیات کے آنے کے بعد خوف کے مارے سب کی آنکھون مین اندھیرا آگیا پانوُن تلے کی مٹی نکل گئی سب کو یقین ہوگیا کہ ہندوستانی جسوقت کے منتظر تھے وہ وقت اب آگیا اب جتنے سرکاری نوکر ہین اول اُنکو کرشتان ہونا پڑیگا اور پھر تمام رعیت کو سب لوگ بیشک سمجھتے تھے کہ یہ چٹھیان گورنمنٹ کے حکم سے آئی ہین آپسمین ہندوستانی لوگ اہلکاران سرکاری سے پوچھتے تھے کہ تمہارے پاس بھی چٹھی آئی اسکا مطلب یہ ہوتا تھا کہ تم بھی بسبب لالچ نوکری کے کرشتان ہوگے ان چٹھیون نے یہان تک ہندوستانی اہلکارون کو الزام لگایا کہ جن پاس چٹھیان آئین تھین وہ مارے شرمندگی اور بدنامی کے چھپاتے تھے اور انکار کرتے تھے کہ ہمارے پاس تو نہین آئی لوگ جواب دیتے تھے کہ اب آجائیگی کیا تم سرکار کے نوکر نہین ہو اگر سچ پوچھو تو یہ چٹھیان تمام ہندوستانیون کے غلط شبہات کو پکا اور مستحکم کرنے والی تھین چنانچہ انہون نے کر دیا اور اُسکے مٹانے کو کوئی تدبیر کارگر نہوئی کچھہ عجب نہ تھا کہ اُسی زمانہ مین کچھہ برہمی اور تھوڑا بہت فساد ملک مین شروع ہوجاتا چنانچہ اُسوقت کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے مگر جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال نے بہت جلد خبر لی اور ایک اشتہار جاری کیا جس سے فی الجملہ لوگون کے دلون مین تسلی ہوئی اور وہ اضطراب جو ہوگیا تھا وہ دہیما ہوا مگر جیسا کہ چاہیئے ویسا قلع اور قمع اسکا نہوا لوگ سمجھے کہ بالفعل یہ بات موقوف ہوگئی پھر کبھی تابو پاکے وقت پر جاری ہوگی پادری ای ایڈمنڈ کی چٹھی اور نواب معلی القاب لفٹنٹ

گورنر بہادر بنگال کا اشتہار آخر کتاب مین مندرج ہے وہان دیکھو۔

مسلمانون کو مداخلت امور مذہبی سے زیادہ رنج ہونا اور اُسکا سبب۔

ان سب باتون سے مسلمان بہ نسبت ہنود کے بہت زیادہ ناراض تھے اسکا سبب یہ ہے کہ ہندو اپنے مذہب کے احکام بطور رسم و رواج کے ادا کرتے ہین نہ بطور احکام مذہب کے اُنکو اپنے مذہب کے احکام اور عقائد اور وہ ولی اور اعتقادی باتین جن پر نجات عاقبت کی موافق اُنکے مذہب کے منحصر ہے مطلق معلوم نہین ہین اور نہ اُنکے پرتلے ہین اس سبب سے وہ اپنے مذہب مین نہایت سُست اور بجز اُن رسمی باتون کے اور کھانے پینے کے پرہیز کے اور کسی مذہبی عقیدے مین پختہ اور متعصب نہین ہین اُنکے سامنے اُنکے اُس عقیدے کے جسکا دل مین اعتقاد چاہئیے برخلاف باتین ہوا کرین اُنکو کچھہ غصہ یا رنج نہین آتا برخلاف مسلمانون کے وہ اپنے مذہب کے عقائد بموجب جو باتین کہ اُنکے مذہب مین نجات دینے والی اور عذاب مین ڈالنے والی ہین بخوبی جانتے ہین اور ان احکام کو مذہبی احکام اور خدا کی طرف کے احکام سمجھکر کرتے ہین اس سبب سے اپنے مذہب مین پختہ اور متعصب ہین ان وجوہات سے مسلمان زیادہ تر ناراض تھے اور ہندؤن کی بہ نسبت زیادہ تر فساد مین اُنکا شریک ہونا قرین قیاس تھا چنانچہ بھی ہوا بلا شبہہ جتنی گورنمنٹ کی مداخلت مذہب مین خلاف قواعد ملک داری ہے ویسا ہی کسی مذہب کی تعلیم کو روکنا علی الخصوص اُس مذہب کے جسکو وہ حق سمجھتی ہے برخلاف اور بیجا ہے مگر ہمارا مطلب صرف اتنا ہے کہ باوجودیکہ ہماری گورنمنٹ ایسی ہی ہے مگر کام اسطرح پر ہوئے کہ رعایا کا یہ غلط شبہہ رفع نہوا۔

اصل دوم

دوم اجرائے ضوابط آئین نامناسب

جاری ہونا ایسے آئین اور ضوابط اور طریقہ حکومت کا جو ہندوستان کی حکومت اور ہندوستانیون کے عادات کے مناسب نہ تھے۔

ایکٹ ۲۱ ۱۸۵۰ء

بعض لجسلیٹف کونسل سے بھی امور مذہبی مین مداخلت ہوئی ایکٹ ۲۱ ۱۸۵۰ء صاف مذہبی قواعد پر خلل انداز تھا پھر اس ایکٹ سے ایک یہ بدگمانی لوگون کو تھی کہ یہ ایکٹ خاص واسطے ترغیب عیسائی مذہب قبول کرنے کے جاری ہوا ہے کیونکہ یہ بات ظاہر تھی کہ غیر مذہب کا کوئی آدمی ہندوؤن مین شامل نہین ہو سکتا پس ہندو تو اس قانون کے مفاد سے محروم تھے غیر مذہب کا کوئی آدمی اگر مسلمان ہو جائے تو اُسکو اپنے مذہب کی رو سے جو اُسنے اختیار کیا ہے اپنے موروثون کا ترکہ کہ جو غیر مذہب مین تھے لینا منع ہے پس کوئی نومسلم بھی اس ایکٹ سے فائدہ نہین اُٹھا سکتا تھا البتہ عیسائی مذہب جسنے قبول کیا ہے وہ فائدہ مند ہو سکتا تھا اس سبب سے لوگ خیال کرتے تھے کہ علاوہ مداخلت مذہبی کے اس ایکٹ سے صاف ترغیب ہے۔

ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء

ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء درباب بیوہ ہنود کے رسوم مذہبی مین خلل ڈالتا تھا گو اسمین بڑی بڑی بحثین ہوئین اور بہوستے بھی لئے گئے مگر ہندو لوگ جو مذہب سے زیادہ پابند رسم و رواج کے ہین اس ایکٹ کو نہایت ناپسند کرتے تھے بلکہ باعث اپنی ہتک عزت اور بربادی خاندان کا جانتے تھے اور یون بدگمانی کرتے تھے کہ یہ ایکٹ اس مراد سے جاری ہوا ہے کہ ہنود کی بیوائین خودمختار ہو جائین اور جو چاہین سو کرنے لگین۔

عورتون کی نقل مختاری

ضابطہ عورتون کی نقل مختاری کا جو فوجداری سے عدالتون مین جاری تھا

کسقدر ہندوستانیون کی عزت اور آبرو اور رسم اور رواج مین نقصان پہنچاتا تھا منکوحہ عورتین تک فوجداری سے فعل مختار ہو گئین ولیون کی ولایت عورتون پر سے اُٹھہ گئی اور یہ باتین صریح مذہب مین نقصان پہونچاتی تھین دیوانی عدالت پر جو اسکا تدارک حوالہ کیا گیا تھا بلاشبہہ ناکافی اور بیفائدہ تھا اور جس بات کا فی الفور تدارک ہونا از روے مذہب اور رسم و رواج کے چاہیے تھا وہ ایسی تاخیر اور جھمیلے مین ڈالا گیا تھا کہ زیادہ تر فساد اُس سے برپا ہوتا تھا دیوانی کی ڈگریات بابت دلاپانے زوجہ کے بہت ہی کم تعمیل ہوئی ہونگی اکثر مقدمات ایسے نکلین گے کہ عورت نے غاصب کے گھر دو تین بچے بھی جن لیئے اور ہنوز مدعی اُسکی نشاندہی کی تدبیر مین سرگردان ہے۔

بعض قوانین خلاف مذہب باوصف متحد المذہب ہونے متخاصمین کے

چند ایکٹ اور قانون ایسے ہین کہ جنکی رو سے باوصف متحد المذہب ہونے متخاصمین کے برخلاف اُنکے مذہب کے مقدمات دیوانی عدالت سے فیصل ہوتے تھے ہمارا یہ مطلب نہین ہے کہ ہماری گورنمنٹ کسی مذہب کی طرفداری کرے مختلف مذہب ہونے کی صورت مین بلاشبہہ انصاف کا لحاظ چاہیئے بشرطیکہ وہ انصاف دونون مذہبون کے یا دونون اہل مقدمہ کے معاہدہ کے برخلاف نہو الا جب طرفین متحد المذہب ہین تو ضرور ہے کہ اُن ہی کے مذہب یا اُنہی کے رسم و رواج کے مطابق مقدمات حقوق متعلقہ دیوانی کے فیصل ہون

ضبطی اراضی لاخراج

قوانین ضبطی اراضیات لاخراج جسکا آخر قانون ۲ سنہ ۱۸۱۹ء ہے حکومت ہندوستان کو نہایت مضر تھا ضبطی اراضیات نے جسقدر رعایاے ہندوستان کو ناراض اور بدخواہ ہماری گورنمنٹ کا کر دیا تھا اس سے زیادہ اور کسی چیز نے نہین کیا تھا سچ فرمایا تھا

لارڈ منرو اور ڈیوک آف ولنگٹن صاحب کا قول

لارڈ منرو اور ڈیوک آف ولنگٹن صاحب بہادر نے کہ ضبط کرنا معافیات کا

ہندوستانیون سے دشمنی پیدا کرنی اور اُنکو محتاج کر دینا ہے مین بیان نہین کر سکتا کہ ہندوستانیون کو کسقدر ناراضی اور دلی رنج اور ہماری گورنمنٹ کی بدخواہی اور نیز کتنی مصیبت اور تنگی معاش اس سبب سے اُنکو تھی بہت سی معافیات صدہا سال سے چلی آتی تھین اور ادنی ادنی حیلہ پر ضبط ہو گئین ہندوستانی صاف خیال کرتے تھے کہ سرکار نے خود تو ہماری پرورش نہین کی بلکہ جو جاگیر ہمکو اور ہمارے بزرگون کو اگلے بادشاہون نے دی تھین وہ بھی گورنمنٹ نے چھین لین پھر تو ہمکو اور کیا توقع گورنمنٹ سے ہے ضبطی اراضیات کے باب مین اگر ہماری گورنمنٹ کیطرف سے یہ عذر صحیح اور واقعی بھی سمجھا جاوے کہ اگر ضبطی اراضیات لاخراجی نہوتی تو واسطے پورا کرنے اخراجات گورنمنٹ کے جسکو نہایت کفایت شعاری سے مان لینا چاہئے ہندوستانی آدمیون سے اور کسی محصول کے لینے کی تدبیر کرنی پڑتی مگر رعایا کو اس کیطرح پر تسلی اور جو مصیبت کہ اُن پر پڑی اُسکا دفعیہ نہین ہو سکتا دیکھو اس زمانے مین جہان جہان باغیون نے اشتہارات واسطے بہکانے اور ورغلانے رعایا کے جاری کئے ہین سب مین بجز دو باتون کے یعنی مداخلت مذہبی اور ضبطی معافیات کے اور کسی چیز کا ذکر نہین ہے اس سے بخوبی ثابت ہے کہ یہ دونون باتین اصلی منشا اور بہت بڑا سبب ناراضی اہل ہند کا تھا علی الخصوص مسلمانون کا جنکو یہ نقصان بہت زیادہ بہ نسبت ہندوؤن کے پہونچا تھا۔

نیلام زمینداری

اگلی عملداریون مین بلاشبہہ حقیت زمینداری کی خانگی بیع اور رہن اور ہبہ کا دستور تھا مگر یہ بہت کم ہوتا تھا اور جہان جہان تک ہوتا تھا برضامندی اور بخوشی ہوتا تھا بعلت باقی یا بعلت قرضہ جبراً اور حکماً نیلام حقیت کا کبھی دستور نہین ہوا ہندوستان مین زمیندار اپنی موروثی زمینداری کو بہت عزیز سمجھتے ہین اُسکے زوال سے اُنکو کمال رنج ہوتا ہے اگر خیال کیا جاوے تو ہندوستان

مین ہر ایک محال زمینداری کا ایک چھوٹی سی سلطنت دکھائی دیتی ہے قدیم سے سب کی
رضامندی سے ایک شخص سردار ہوتا ہے وہ ایک بات تجویز کرتا تھا اور ہر ایک حقیت دار کو
بقدر اپنے حصہ زمینداری کے لینے کا اور دخل دینے کا اختیار ہوتا تھا رعیت یا شندہ دیہ کے
چودہری بھی حاضر ہوکر کچھ کچھ گفتگو کرتے تھے اگر کسی مقدمہ نے زیادہ طول پکڑا تو کسی بڑے گانون
کے مقدم اور سردار کے حکم سے فیصلہ ہوگیا ہندوستان کے ہر ایک گانون مین بہت خاصی
صورت ایک چھوٹی سلطنت اور پارلیمنٹ کی موجود تھی بے شک بادشاہ کو جسقدر اپنی سلطنت
جانیکا رنج ہوتا تھا اتنا ہی زمیندار کو اپنی زمینداری جانیکا غم تھا ہماری گورنمنٹ نے اسکا مطلق
خیال نہ کیا ابتداے عملداری سے آج تک شاید کوئی گانون باقی ہوگا جسمین تھوڑا بہت
نہ انتقال ہوا ہو ابتدا ابتدا مین ان نیلامون نے ایسی بے ترتیبی سے کثرت پکڑی کہ تمام ملک
الٹ پلٹ ہوگیا پھر ہماری گورنمنٹ نے اُسکے تدارک کو قانون اول ۱۸۲۱ء جاری کیا اور ایک
کمیشن مقرر ہوا اُس سے اور قسم کی صدہا خرابیان برپا ہوگئین یہان تک کہ یہ کام حسب دلخواہ انجام
نہو سکا اور آخر کار یہ محکمہ بند ہوگیا۔

اس مقام پر ہم یہ گفتگو کرنی نہین چاہتے کہ اگر سرکار وصول مالگزاری کا یہ قاعدہ مقرر نکرتی تو پھر کیا
کرتی اور جبکہ زمین مالگزاری سرکار مین مستغرق اور اُسکی ذمہ دار سمجھی جاتی ہے تو کیون نہین نیلام ہوتی
کیونکہ ہم اس مقام پر صرف یہ بات بیان کرتے ہین کہ سرکشی کے یہ اسباب ہوے خواہ ان سببون
کا ہونا بمجبوری ہوا خواہ ناواقفی سے اور اگر اس امر کی بحث دیکھنی ہو تو ہماری دوسری رسالے طریقہ
انتظام ہندوستان سے اُسکو دیکھو مگر اتنی بات یہان لکھ دیتے ہین کہ زمین کا مالگزاری مین مستغرق

سمجھنا بہت قابل مباحثہ کے ہے درحقیقت دعوی سرکار کا پیداوار پر ہے نہ زمین پر۔

بعوض زر قرضہ نیلام حقیت کے رواج نے بہت سے فساد برپا کئے مہاجنون اور روپیہ والون نے ومدیگر زمینداروں کو روپیئے دیئے اور قصداً اُنکی زمینداری چھین نے کو بہت فریب برپا کئے اور دیوانی مین ہر قسم کے جھوٹے سچے مقدمات لگائے اور قدیم زمینداروں کو بیدخل کیا او خود مالک بنگئے ان آفات نے تمام ملک کے زمینداروں کو ہلا ڈالا۔

| عمدہ بندوبست | بندوبست مالگذاری جو ہماری گورنمنٹ نے کیا نہایت قابل تعریف کے ہے مگر اگلے

بندوبستوں کی نسبت سنگین ہے اگلی عملداریون مین بطور خام تحصیل مالگذاری لیجاتی تھی شیرشاہ نے ایک تہائی پیداوار کا حصہ گورنمنٹ مقرر کیا تھا کچھہ شک نہین کہ اس طریقہ مین بہت مشکلین تھین اور گورنمنٹ کو نقصان متصور تھا مگر کاشتکار سب آباد رہتے تھے کسی کو ٹوٹا دینا نہ پڑتا تھا اکبر اول نے اسی بندوبست کو یعنی پیداوار کا تہائی حصہ لینا پسند کیا اور اسی کو جاری کیا مگر بندوبست پختہ کردیا جسکا ذکر لارڈ الفنسٹن صاحب کی عمدہ تاریخ مین مندرج ہے اور آئین اکبری مین بھی اُسکا بیان ہے اکبر نے اقسام زمین کے مقرر کئے اول قسم کی زمین سے جسکا نام پولج تھا اور ہر سال بوئی جاتی تھی برابر مالگذاری کا حصہ لیا جاتا تھا دوم قسم کی زمین جسکا نام پڑوتی تھا اور ہمیشہ کاشت نہوتی تھی بلکہ چند سے واسطے زور بڑہانے کے چھوڑ دیتے تھے اُس زمین سے انہین سالون کی بابت مالگذاری لیجاتی تھی جسمین وہ کاشت ہوتی تھی سوم قسم کی زمین کی جسکا نام چچر تھا اور تین چار برس سے بے تردد تھی اور اُسکی درستی کے لئے خرچ بھی درکار ہوتا تھا اول سال زراعت مین پچہ ولیا جاتا تھا اور پھر بڑہتا جاتا تھا یہانتک کہ پانچوین مین پورا ہوتا تھا چہارم قسم کی زمین

جسکا نام بنجر تھا اور پانچ برس سے زیادہ بازر و پڑی تہی اوربہی ملایم شرطین تھین اس خام بندوبست
کا نقدی سے بدلنا اسطرح پر تھا کہ پیداوار ہر بگیہ کی اور ہر قسم زمین کی اوسط کے حساب سے غلہ کے
وزن پر نکالی جاتی تھی مثلاً بیگہ پیچھے نو من غلہ کی پیداوار نکالی اور تین من غلہ اُس بیگہ کا کاشتکار
سے لینا حصہ گورنمنٹ ٹھیر گیا پھر اوسط نرخ نامون سے قیمت غلہ قرار دی گئی اور وہ نقدی اس
اُس بیگہ کی ٹھیر گئی پھر اسمین بڑی رفاہ یہ تھی کہ اگر کاشتکار بعوض نقدی گرانی نرخ سمجھکر تین من
غلہ دیدے تو اُسکو اختیار تھا سرکاری بندوبست مین ان مین سے بہت باتون کا خیال نہین رہا
اُفتادہ زمین پر برابر محصول لگ گیا جن زمینون کا زور بڑہ جانیکو کچہہ دنون افتادہ رکہنا تھا اُسکی
سنہائی نہین ہوئی ہر سال برابر جوتے جانے سے زور کم ہوتا گیا پیداوار کم ہونے لگی جو حساب
بندوبست کے وقت لگایا تھا وہ نہ رہا اکثر اضلاع مین ہر ایک بندوبست سخت ہو گیا زمیندارون
کاشتکارون کو نقصان عائد ہوے رفتہ رفتہ وہ بے سامان ہو گئے زراعت کا سامان بہت کم
ہو گیا اور اس سبب سے جو زمین کاشت کرتے تھے وہ جیسا کہ چاہیئے کمائی نہ گئی اس سبب سے
بھی کمی پیداوار ہوئی ادا سے مالگزاری کے لئے وہ قرضدار ہوے سود قرضہ زیادہ ہونے لگا بہت
سے زمیندار مالگزار جو بہت اچھا سامان اور معقول خرچ رکہتے تھے مفلس ہو گئے جن دیہات مین
افتادہ زمین سوا تھی وہ اور زیادہ خراب ہو گئی آنریبل تامسن صاحب بہادر اپنے ہدایت نامہ کی
دفعہ ۴۶ مین لکھتے ہین کہ آئین نہم سنہ ۱۸۲۳ء کے بندوبست مین علی العموم یہ بات نظر آتی ہے کہ
اچھے دیہات کی جمع کچہہ نرم تجویز ہوئی اور خراب دیہات کی جمع سنگین ہو گئی زمیندارون کی ناجائز منفعتین جاتی
رہین اگرچہ یہ بات بہت اچھی تھی مگر بندوبست کیوقت اسکی رعایت چاہیئے تھی جو نہوئی غرضکہ ان اسباب سے زمیندارون

اورکاشتکارون کو مفلسی نے گھیر لیا تھا جسکے سبب باوجود اس امن اور آسایش کے جو زمینداروں کو تھی اُنکے دل سے پچھلی عملداریون کی یاد بھولتی نہ تھی۔

تعلقداریون کا شکست علی الخصوص اودہ مین

تعلقہ داری بندوبست کا شکست کر دینا اگرچہ ہم یہ نہین کہتے کہ اسمین کچھ نا انصافی ہوئی مگر عمدہ سبب فساد کا ہوا خصوصاً ملک اودہ مین یہ تعلقدار راجہ بنے ہوے تھے اپنی تعلقداری کے دیہات مین حکومتین کرتے تھے نفع اُٹھاتے تھے وہ بادشاہت اور منفعت اُنکی دفعتاً جاتی رہی اس باب مین بھی کہ اگر سرکار یہ نکرتی تو اصل زمینداروں کو ان ظالمون کے ہاتھ سے کیونکر نکالتی ہم اس مقام پر بحث نہین کرینگے بلکہ اسکی بحث ہماری دوسری راے مین ہے یہان صرف یہ بیان کرنا ہے کہ شکست تعلقداری بھی سبب سرکشی ہے

اسٹامپ

اسٹامپ کا جاری ہونا بالکل ایک ولایتی پیداوار ملک کا قاعدہ ہے جہان کی آمدنی گویا کہ نہین ہیجاتی ہندوستان مین اسکا جاری کرنا اور پھر رفتہ رفتہ اُسکی قیمت مین اضافہ ہوتا جانا جسکی انتہا اب قانون دہم ۱۸۲۹ء مین ہے بلاشبہہ خلاف طبائع اہل ہند بلکہ بنظر حالات مفلسی اہل ہند نامناسب تھا اسٹامپ کے جاری ہونے مین پچھلے لوگ بہت بحث کر گئے ہین اور بہت سی دلیلین پیش ہوئی ہین کہ اسکا اجرا مفید ہے اور بہت غالب تر دلیلین پیش ہوئی ہین کہ اصلی بات برخلاف اسکے ہے مگر ہم اس مقام پر اُن سب بحثون سے قطع نظر کرتے ہین اور اتنا لکھنا کافی سمجھتے ہین کہ اُن بحثون کی حاجت اُن ملکون مین ہے جہان کی رعایا تربیت یافتہ اور متمول اور راست باز معاملہ فہم ہے ہندوستان کی رعایا جو دن بدن مفلس ہوتی جاتی ہے وہ ہرگز اس زیر باری اُٹھانے کے لائق نہین سب عقلا اس محصول کو ناپسند کر گئے ہین اُنکا

قول ہے کہ دستاویزات پر محصول لگانا جتنا قابل الزام اور بوجہ محض ہے اس سے زیادہ برا وہ محصول ہے جو کاغذات پر انصاف کرنے کے لیئے لیا جاتا ہے علاوہ زیر باری اخراجات کے بہت سی صورتون مین عدالت گستری سے باز رکھتا ہے چنانچہ مل صاحب کی کتاب پولٹیکل اکونمی اور لارڈ بروم صاحب کی پولٹیکل فلوزوفی اسکے ناپسندیدہ ہونے سے پر ہین اور جسقدر کہ ولایت مین اسپر عذر ہے اس سے بہت زیادہ ہندوستان مین اسکے رواج پر الزام ہے

دیوانی عدالت کا انتظام پنجاب ہے اچھا ہے مگر اصلاح طلب ہے۔

دیوانی عدالت کا انتظام جو پریسیڈنسی بنگال اور آگرہ مین ہے وہ نہایت شایستہ ہے اُسکو اس غدر مین کچھ مداخلت نہین مین جانتا ہون کہ اکثر حکام کی رائے اسکے برخلاف ہوگی اور پنجاب کے انتظام کو پسند کرتے ہونگے مگر یہ گفتگو نہایت قابل بحث کے ہے قانون پنجاب کا ایک مجمل مطلب ہے اُن ہی قوانین کا جو اس ملک مین جاری ہین اُنکے بسط اور پھیلاؤ اور عمل کیواسطے قواعد مقرر نہین ہین ہر حاکم اسمین خود مختار ہے سب حاکمون کی رائے سلیم ہونی ضرور نہین ہے پھر اسمین کسقدر خرابیان انجام کو پڑنی متصور ہین دیوانی کا محکمہ سب محکمون سے زیادہ ترمدہ ہے جسپر نہایت اہتمام چاہیئے یہی محکمہ ہے جسپر آبادی ملک اور اجراے تجارت اور افزونی بنج بیوپار و استحکام حقوق منحصر ہین پنجاب مین یہ محکمہ نہایت کم قدر ہو رہا ہے حکام مطلق متوجہ نہین بلکہ ہم کہتے ہین متوجہ ہونے کی فرصت نہین جسقدر مقدمات غور طلب بسبب انتقالات اور معاملات کثیر اور بسبب زیادہ مدت ہوجانے عملداری سرکار کے اس ملک مین ان ملکون کی عدالتون مین درپیش ہوتے ہین وہ ابھی تک پنجاب مین نہین اور جب ہونگے تو اسمین شک نہین کہ قوانین پنجاب اُنکی درستی سے فیصلہ کرنے کو کافی نہین

اس غدر مین دیوانی عدالت کا جسقدر اثر پایا جاتا ہے وہ صرف اتنا ہے اول انتقالات حقیت دوم مقروض ہونا یا مدیون ہونا لوگون کا کہ یہ دونون باتین آپس کے فساد کی باعث ہوئین نہ مقابلہ سرکار کی ان باتون سے آپسمین دلی رنج تھا اور یہ قاعدہ ہے کہ جب عملداری کو سستی ہوتی ہے آپس کے تنازع سے فسادات برپا ہوتے ہین پھر ان دونون باتون مین جو لوگون کو آپسمین رنج تھا سب سے بڑا سبب اُسکا یہ تھا کہ انتقالات ناواجبی اور قرضہ ناجائز لوگون کے سر پر ہوگیا تھا وہ جھوٹی ڈگریان کے مدیون ہوگئے تھے اور اسی سبب سے دیوانی عدالت پر الزام لگایا جاتا ہے خیال کرنا چاہئے کہ جسقدر کم توجہی اور ابتری اور سرسری تحقیقات اور خود اختیاری حکام مجوز مقدمات دیوانی کی پنجاب مین ہے وہ بہت اس سے زیادہ خرابیان پیدا کریگی دیوانی عدالت کی تاثیر دس برس مین ظاہر نہین ہوتی پچاس برس بعد پنجاب کو ممالک مغربی شمالی کے انتظام اور تاثیر عدالت دیوانی سے مقابلہ کرنا چاہئے نہ اب ہم اس بات کو منظور کرتے ہین کہ پریسیڈنسی بنگال اور آگرہ کا قانون متعلق مقدمات دیوانی قابل اصلاح ہے انفصال مقدمات مین بہت تاخیر ہوتی ہے اسٹامپ کے بیش قیمت ہونے سے اپیل کے ہر مقدمہ مین بہت سے درجات قائم ہونے سے لوگون کو زیرباری ہے حکام دیوانی کو بعض قسم کا اختیار نہ دینے سے انفصال مقدمات مین ہرج تھا سو اُسکو ایکٹ ۱۹ ۱۸۵۳ء نے کچھہ کچھہ رفع کیا اور جسقدر باقی ہے وہ قابل اصلاح ہے اسمین اگر زیادہ گفتگو دیکھنی منظور ہو ہماری دوسری رای کو جو دربارۂ انتظام ہندوستان ہے اُسکو ملاحظہ کرو

اصل سوم

ناواقفت رہنا گورنمنٹ کا رعایا کے اصلی حالات اور اطوار اور عادات اور اُن مصائب سے

جو انپر گذرتے تھے اور جن سے رعایا کا دل ہماری گورنمنٹ سے پھٹتا جاتا تھا۔

سوم ناواقفیت گورنمنٹ حال رعایا سے۔

اسمین کچھ شک نہین کہ ہماری گورنمنٹ کو رعایا کے حالات اور اطوار اور جو جو دکھ انکو تھے اُنکی اطلاع نہ تھی اور اطلاع ہونے کا کیا سبب تھا کیونکہ حالات اور اطوار کی اطلاع اختلاط اور ارتباط اور باہم آمد و رفت بے تکلفانہ سے ہوتی ہے اور یہ بات جب ہوتی ہے کہ ایک قوم دوسری قوم مین ملجلکر اور محبت اور اخلاص پیدا کرکر بطور رسم و طنوت کے توطن اختیار کرے جیسا کہ مسلمان غیر مذہب اور غیر ملک کے رہنے والون نے ہندوستان مین توطن اختیار کرکے پیدا کیا اور غیر ملکیون سے برادرانہ راہ و رسم پیدا کی مگر درحقیقت ہماری گورنمنٹ کو یہ بات جو اصلی سبب رعایا کے حالات کی اطلاع کا ہے حاصل نہین ہو سکتی اور نہ اسطرح کی سکونت مختلطانہ ہماری گورنمنٹ کو ہونی متخیل ہے اب رہی یہ بات کہ رعایا خود اپنے مصائب کی اطلاع کرتی تو اُسکا قابو رعایا کو نہ تھا کیونکہ رعایا ہے ہندوستان کو تجاویز گورنمنٹ مین ذرا بھی مداخلت نہ تھی اور اگر کسی نے کچھ بیقاعدہ کوئی عرضی پرچہ بھیجا یا بحضور نواب گورنر جنرل بہادر پیش کیا وہ بطور استغاثہ تصور کیا گیا نہ بطور استحقاق مداخلت تجاویز گورنمنٹ مین اور اسی لئے کچھ فائدہ حاصل نہوا اب ضرور ہوا کہ کوئی اور شخص حالات رعایا کی اطلاع گورنمنٹ مین کرے وہ اطلاع منحصر تھی حکام

حکام اضلاع حالات رعایا سے مطلق واقف نہ تھے۔

متعہدہ اضلاع کی رپورٹ پر وہ خود اُس سے ناواقف تھے اور کوئی راہ نہ تھی اُنکو اطلاع حاصل ہونے کو اور اُنکی عدم توجہی اس باب مین اور اُنکی نازک مزاجی ایک مشہور بات ہے اُنکے رعب سے سب ڈرتے تھے کسی کو سچی بات علی الخصوص وہ کہ مخالف طبع اور مزاج حاکمون کے ہوتی تھی کہنے کا مقدور نہ تھا ہر شخص ملازم اور درباری

رئیس سب ڈر کے مارے خوشامد کی بات کہتے تھے اور ہماری گورنمنٹ نوعیہ ہے ان باتون سے
گورنمنٹ شخصیہ کی صورت پیدا کی تھی پھر یہ طریقہ اطلاع حالات رعایا کا بذریعہ احکام اضلاع ناکافی
ہی نہ تھا بلکہ درحقیقت معدوم تھا اس لیے حالات رعایا کے ہمیشہ ہماری گورنمنٹ سے مخفی
رہے ہے جو نیا قانون گورنمنٹ سے جاری ہوا اُس سے جو مضرت رعایا کے حال اور رفاہ اور فلاح
کو پہنچی اُسکا رفع کرنے والا اور اُسکی خبر دینے والا کوئی نہ تھا اس قسم کے امور مین کوئی غمخوار رعایا
کا نہ تھا بجز اُنکے لہو کے جو جل جلکر اُنکے بدن مین رہتا تھا اور بجز اُنکی بیکسی کے جسپر وہ آپ
رو کر چپ رہتے تھے ۔

مفلسی ہندوستان علی الخصوص مسلمانون کی نوکریان بہت قلیل تھین روزگار پیشہ جو غالبًا مسلمان تھے بہت تنگ تھے ۔

مفلسی اور تنگی معاش ہندوستان کی رعایا کو ہماری گورنمنٹ کی
حکومت مین کیون نہوتی سب سے بڑی معاش رعایا ے
ہندوستان کی نوکری تھی اور یہ ایک پیشہ گنا جاتا تھا اگرچہ ہر ایک
قوم کے لوگ روزگار نہونے کے شاکی تھے مگر یہ شکایت سب سے زیادہ مسلمانون کو تھی غور کرنا
چاہیے کہ ہندو جو اصلی باشندے اس ملک کے ہین زمانہ سلف مین اُنہین سے کوئی شخص
روزگار پیشہ نہ تھا بلکہ سب لوگ ملکی کاروبار مین مصروف تھے برہمن کو روزگار سے کچھ علاقہ نہ تھا ویش
برن جو کہلاتے ہین وہ ہمیشہ بیوپار اور مہاجنی مین مصروف تھے چھتری جو اس ملک کے کسی زمانہ مین
حاکم بھی تھے پرانی تاریخون سے ثابت ہے کہ وہ بھی روزگار پیشہ نہ تھے بلکہ زمین سے اور ایک ایک
ٹکڑہ زمین کی حکومت سے بطور بھیاچارہ علاقہ رکھتے تھے سپاہ اُنکی ملازم نہ تھی بلکہ بطور بھائی بندی
کے وقت پر جمع ہو کر لشکر آراستہ ہوتا تھا جیسا کہ کچھہ تھوڑا سا نمونہ روس کی مملکت مین پایا جاتا ہے

البتہ قوم کایت اس ملک مین قدیم سے روزگار پیشہ دکھلائی دیتے ہین مسلمان اس ملک کے رہنے والے نہین ہین اگلے بادشاہون کے ساتھہ بوسیلہ روزگار کے ہندوستان مین آئے اور یہان توطن اختیار کیا اسلئے سب کے سب روزگار پیشہ تھے اور کمی روزگار سے اُنکو زیادہ ترشکایت بہ نسبت اصلی باشندون اس ملک کے تھی عزت دار سپاہ کا روزگار جو یہان کی جاہل رعایا کے مزاج سے زیادہ تر مناسبت رکھتا ہے ہماری گورنمنٹ مین بہت کم تھا سرکاری فوج جو غالبًا مرکب تھی تلنگون سے اُسمین اشراف لوگ نوکری کرنی معیوب سمجھتے تھے سوارون مین البتہ اشرافون کی نوکری باقی تھی مگر وہ تعداد مین اسقدر قلیل تھی کہ اگلی سپاہ سوار سے اُسکو کچھہ بھی نسبت نہ تھی علاوہ سرکاری نوکری کے اگلے عہد کے صوبہ دارون اور سردارون اور امیرون کی جو نوکر ہوتے تھے کہ اُنکی تعداد بھی کچھہ کم خیال کرنی نہین چاہئے اب یہ بات ہماری گورنمنٹ مین نہین ہے اس سبب سے حد سے زیادہ قلت روزگار تھی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جب باغیون نے لوگون کو نوکر رکھنا چاہا

اسی مفلسی کے سبب لوگون کا ایک آنہ اور ڈیرہ آنہ یومیہ یا سیر بھر اناج پر باغیون کی نوکری اختیار کرنا۔

ہزارہا آدمی نوکری کو جمع ہوگئے اور جیسے بھوکا آدمی قحط کے دنون مین ناج پر گرتا ہے اُسی طرح یہ لوگ نوکریون پر جاگرے شعر

ملحدِ گرسنہ در خانہ خالی برخوان	عقل باور نکند کز رمضان اندیشد

بہت سے آدمی صرف آنہ ڈیڑہ آنہ یومیہ پر نوکر ہوے تھے اور بہت سے آدمی بعوض یومیہ کے سیر ڈیڑہ سیر اناج پاتے تھے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کی رعایا جیسی نوکری کی خواہش مند تھی ویسی ہی مفلسی اور ناداری سے محتاج اور تنگ تھی۔

خیراتی پنشن اور انعام بند ہونے سے

ایک اور راہ تھی اگلی عملداریون مین آسودگی رعایا کی یعنی جاگیر روزینہ

ہندوستان کا زیادہ محتاج ہونا۔

انعام اکرام جب شاہ جہان تخت پر بیٹھا تو صرف بروز تخت نشینی چار لاکھ
بیگہ زمین اور ایک سو بیس گانوٴن جاگیر مین اور لاکھون روپیہ انعام مین دئے یہ بات ہماری گورنمنٹ
مین یکقلم مسدود تھی بلکہ پہلی جاگیرین بھی ضبطی ہو گئین تھین جس ضبطی کے سبب ہزارہا آدمی
نان شبینہ کو محتاج ہو گئے تھے زمیندارون کاشتکارون کی مفلسی کا حال ہم پہلے بیان کر چکے اہل
حرفہ کا روزگار بسبب جاری اور رائج ہونے اشیای تجارت ولایت کے بالکل جاتا رہا تھا یہانتک
کہ ہندوستان مین کوئی سوئی بنانے والے اور دیا سلائی بنانے والے کو بھی نہین پوچھتا تھا
جلاہون کا تار تو بالکل ٹوٹ گیا تھا جو بدذات سب سے زیادہ اس ہنگامہ مین گرم جوش تھے
خدا کے فضل سے جبکہ ہندوستان بھی سلطنت گریٹ برٹن مین داخل تھا تو سرکار کو رعایا کی
اس تنگی حال پر توجہ کرنی اور انکے ان روحانی غم اور دلی رنجشون کے مٹانے مین سعی کرنی ضروری تھی

کمپنی نوٹ سے ملک کی زیرباری

کمپنی نوٹ سے ایک نئی طرح کی زیرباری ملک کو ہوئی تھی جو کسی پہلی
عملداری مین اسکی نظیر نہین ہے جتنا روپیہ قرض لیا جاتا تھا اُسکے سود کی وصول کرنیکی تدبیر بلکہ سود اور
اخراجات اور انتفاع کے وصول کرنے کی تدبیر ملک سے ہوتی تہی غرضکہ ہر طرح سے ملک مفلس اور
محتاج ہو گیا اگلے خاندان جنکو ہزارون کا مقدور تھا معاش سے بھی تنگ تھے اور یہ ایک اصلی
سبب ناراضی رعایا کا گورنمنٹ سے تھا لوگون کے دل جو تبدیل عملداری کو چاہتے تھے اور نئی عملداری
کے راغب اور دل سے اُس سے خوش تھے مین سچ کہتا ہون کہ اسی سبب سے تھے ہم سچ
کہتے ہین اور پھر ہم سچ کہتے ہین کہ ہم بہت سچ کہتے ہین جب افغانستان سرکار نے فتح کیا لوگون
کو بڑا غم ہوا کیا سبب تھا صرف یہ تھا کہ اب مذہب پر علانیہ دست اندازی ہوگی جب گوالیار

فتح ہوا پنجاب فتح ہوا اودھ لیا گیا لوگون کو کمال رنج ہوا کیون ہوا اسلیئے ہوا کہ ان پاس کی ہندوستانی عملداریون سے ہندوستانیون کو بہت آسودگی تھی نوکریان اکثر ہاتھ آتی تھین ہر قسم کی ہندوستانی

صرف کمپنی کے سبب سے رعایا کا تبدل عملداری چاہنا

اشیا کی تجارت بکثرت تھی اُن عملداریون کے خراب ہونے سے زیادہ افلاس اور محتاجی ہوتی جاتی تھی ہماری گورنمنٹ کی عملداری مین خوبیان اور بھلائیان بھی حد سے زیادہ تھین مین سب پر عیب نہین لگاتا بقول شخصے۔ شعر

عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو		نفی حکمت مکن از بہر دل عامی چند	

امن اور آسایش اور آزادی رستون کا صاف ہونا ڈاکون اور رہزنون کا نیست نابود ہونا سڑکون کا آراستہ ہونا مسافرون کی آسایش بیوپاریون کا مال دور دور پہونچنا غریب اعلیٰ ادنیٰ کے خطوط کا دور دست ملکون مین برابر پہونچنا خونریزی اور خانہ جنگی کا بند ہونا زبردست سے زبردست کا زور اٹھنا اور اسی قسم کی بہت سی باتین ایسی اچھی ہین کہ کسی عملداری مین نہوئی ہین نہوئنگی مگر غور کرو کہ ان باتون سے وہ مصیبت جسکا ہم ذکر کرتے ہین نہین جاتی ایک اور بات دیکھو کہ یہ نفع عملداری کا جنکو ہوا کن لوگون کو زیادہ تھا اول عورتون کو کہ سب طرح سے آسایش مین تھین خانہ جنگی مین اولاد کا مارا جانا ٹھگون کے ہاتھ سے لٹنا ظالمون کے ہاتھ سے خاوندون اور بچون کا محفوظ نہ رہنا اور ہزار ہا طرح کے مصائب سے محفوظ تھین پھر دیکھو کہ کسقدر خیرخواہ اور مداح سرکار کی عملداری کی تھین مہاجن اور تجارت پیشہ لوگ بہت آسایش سے تھے پھر انمین سے کوئی بھی بدخواہ نہ تھا حاصل یہ کہ جن لوگون کو عملداری سرکار سے نقصان نہین پہونچا تھا اُن مین سے کوئی بدخواہ نہین ہوا۔

اصل چہارم

چہارم ترک کرنا ان باتون کا جنکا کرنا گورمنٹ پر واجب تھا۔

ترک ہونا اُن امور کا ہماری گورمنٹ کی طرف سے جنکا بجالانا ہماری گورمنٹ پر ہندوستان کی حکومت کے لیے واجب اور لازم تھا۔

محبت اور اتحاد ہندوستانیون سے نکرنا۔ ۔ ۔

جو مراتب کہ ہم اس مقام پر لکھتے ہین گو وہ ہمارے بعض حکام کے ناگوار طبع ہون مگر ہمکو سچ لکھنا اور دل کھولکر کہنا ضرور ہے یہ وہ بات ہم کہتے ہین کہ جس سے جنگلی وحشی جانور دام مین آتے ہین درندے رام ہوتے ہین انسان کی تو کیا حقیقت ہے کیا لارڈ بیکنز ایسیز کافی نہین کہ ہم اس مقام پر دوستی اور محبت اور ربط اور اتحاد کے فائدے بیان کرین ہان اتنی بات بیان کرنی ضرور ہے کہ آپس کی محبت اور ہمسایہ کی دوستی سے گورمنٹ اور رعایا کی محبت بہت بڑھکر ہے دوست کو ایک شخص سے دوستی کرنی پڑتی ہے اور گورمنٹ کو اپنی تمام رعایا سے۔ محب اور محبوب صرف دو شخص ہوتے ہین اور دلی ارتباط سے ایک گنے جاتے ہین گورمنٹ کو تمام رعایا سے ایسا ارتباط پیدا کرنا پڑتا ہے کہ رعیت اور گورمنٹ سب ملکر ایک تن ہو جاوین۔ شعر

رعیت چو بیخ ست سلطان درخت	درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

کیا یہ بات ہندوستان مین ہماری گورمنٹ سے نہین ہو سکتی تھی کیون نہو سکتی تھی اسلیے کہ ہمکو دن رات تجربہ یہ ہوتا ہے کہ دو غیر ملک اور مختلف مذہب کے آدمیون مین دلی اتحاد ہوتا ہے اُس صورت مین کہ وہ اتحاد کرنا چاہین اور یہ بھی دیکھتے ہین کہ دو ہم قوم اور ہم مذہب اور ہم وطن آدمیون مین کمال دشمنی اور عداوت ہوتی ہے اس سے ثابت ہے کہ محبت اور اتحاد اور دوستی ہونے کو اتحاد مذہب

پال کا خط ابا ب ۱۲ ورس ۱۸۔

اور ہم وطن اور ہم قوم ہونا ضرور نہین کیا پال مقدس کی یہ نصیحت حکمت آمیز

نہین ہے کہ جیسے ہم تمسے محبت کرتے ہین ویسا ہی خداوند تمہاری محبت آپس مین دوسرون کے ساتھ بڑہنے اور زیادہ ہونے دیوے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ نہ صرف اپنے پڑوسیون اور ہم قومون سے بلکہ سب سے یہان تک کہ دشمنون سے بھی محبت ہو اور وہ محبت اور مہربانی بڑہتی جائے اور کیا مسیح مقدس کا یہ قول دل کو تسلی دینے والا نہین ہے کہ جو کچھہ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھہ کرین ویسا ہی تم بھی اُن سے کرو کیونکہ توریت اور نبیون کی کتاب کا خلاصہ بھی ہے مراد مسیح مقدس کی اس نصیحت سے محبت ہے غرضکہ کوئی عقلمند اس سے انکار نہین کر سکتا کہ محبت اور متی باب ۷ ورس ۱۲ اتحاد بہت عمدہ چیز ہے اور بہت اچھے اچھے نتیجے دیتی ہے اور بہت سی برائیون کو روکتی ہے آج تک ہماری گورنمنٹ نے یہ محبت ہندوستان کی رعایا کے ساتھہ پیدا نہین کی۔

یہ بھی ایک عام قاعدہ محبت کا جبلت انسانی بلکہ حیوانی مین بھی قدرتی پیدا کیا گیا ہے کہ اعلیٰ کی طرف سے ادنیٰ کی طرف محبت چلتی ہے باپ کی محبت اپنے بیٹے کی طرف پہلے اُس سے شروع ہوتی ہے کہ بیٹے کو باپ سے اسی طرح مرد کی محبت اپنی عورت کی طرف عورت کی محبت جو مرد کی طرف ہے مقدم ہے اسی بنا پر یہ بات ہے کہ ادنیٰ جو اعلیٰ سے محبت شروع کرے وہ خوشامد گنی جاتی ہے نہ محبت اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری گورنمنٹ کو اول چاہئے تھا کہ رعایا کے ساتھہ محبت اور اتحاد کرنے مین تقدم کرتی پھر محبت کا یہ قاعدہ جو ہزار ہا تجربہ سے حاصل ہوا ہے کہ خواہ مخواہ محبت دوسرے کے دل مین اثر کرتی ہے اور اپنی طرف کھینچ لاتی ہے رعایا کے دل مین اثر کرتی اور رعایا اُس سے زیادہ ہماری گورنمنٹ کی محب بلکہ فریفتہ ہو جاتی شعر عشق آن خانمان خرابی ہست۔ کہ ترا آورد بخانہ ما مگر افسوس کہ ہماری گورنمنٹ نے ایسا نہین کیا۔

اگر ہماری گورمنٹ دعوی کرسے کہ یہ بات غلط ہے ہمنے ایسا نہین کیا بلکہ محبت کی اور نیکی کا بدلا بدی پائی تو اسکا انصاف ہم خود گورمنٹ کے سپرد کرینگے اگر یہ بات یون ہی ہوتی تو رعایا کو بلاشبہہ ہماری گورمنٹ کی محبت سے زیادہ محبت ہوتی بیشک محبت ایک دل کی چیز ہے جو کہے سے اور بنائے سے نہین بنتی ظاہر مین بھی اگرچہ اُسکے آثار پائے جاتے ہین الا سچ یہ ہے کہ نہ وہ بیان ہو سکتی ہے اور نہ نشان دیجا سکتی ہے مگر دل اُسکو خوب جانتا ہے بلکہ اُسکے ہاتھ مین ایک ایسی سچی ترازو ہے کہ وہ کمی بیشی کو بھی پہچانتا ہے شعر

دل راز دل رہی ست درین گنبد سپہر	از سوے کینہ کینہ واز سوی مہر مہر

ہماری گورمنٹ نے اپنے آپکو آج تک ہندوستانیون سے ایسا الگ اور انمیل رکھا ہے جیسے آگ اور سوکھی گھانس ہماری گورمنٹ اور ہندوستانی پتھر کے دو ٹکڑے ہین سفید اور کالے کہ الگ الگ پہچانے جاتے ہین اور پھر اُن دونون مین ایک فاصلہ ہے کہ دن بدن زیادہ ہوتا جاتا ہے حالانکہ ہماری گورمنٹ کو ہندوستان کی رعایا کے ساتھہ ایسا ہونا چاہئے جیسے ابری کا پتھر کہ باوجود دو رنگ کے ایک ہوتا ہے سفید رنگ مین سیاہ خال بہت خوب صورت معلوم ہوتے ہین اور سیاہی مین سفیدی عجب بہار دکھلاتی ہے۔

پطرس خط ۲ باب ۱ ورس ۲ ہم ناانصافی کی بات نہین کہتے ہماری گورمنٹ کو بلاشبہہ عیسائیون کے ساتھہ ایک خاص محبت دینداری کی رکھنی چاہئے مگر ہم اپنی گورمنٹ سے رعایای ہندوستان پر وہ بادشاہانہ محبت اور برادرانہ محبت پر وہ الفت چاہتے ہین جسکی نصیحت پطرس مقدس نے کی ہو اب غور کرو کہ ہمارے احکام اور ہندوستانیون کا خون ایک نہ تھا مذہب ایک نہ تھا رسم و رواج ایک نہ تھا دلی رضامندی

رعایا کو نہ تھی آپس میں محبت اور اتحاد نہ تھا پھر کس بات پر ہمارے حکام ہندوستان سے وفاداری کی توقع رکھتے تھے۔

پچھلی عملداریوں میں جب تک ہندوستانیوں سے محبت نہوئی آسایش نہوئی۔

ہندوستان کی پچھلی سلطنتوں کا حال دیکھو اول ہندوستان پر مسلمانوں نے فتح پائی ترکوں اور پٹھانوں کی سلطنت میں ہندوستان کی رعایا سے محبت اور میل جول نہوا جب تک آسایش اور آسودگی سلطنت نے بے صورت نہ پکڑی مغلیہ کی سلطنت میں اکبر اول کے عہد سے ملاپ بخوبی شروع ہوا اور شاہجہان کے وقت تک بدستور رہا باوجودیکہ اُس زمانہ میں بھی رعایا کو بے نظمی اصول سلطنت کے سبب تکلیفیں پہونچتی تھیں مگر وہ زخم مندمل ہو جاتا تھا اس برادرانہ محبت سے جو آپس میں تھی سنہ ۱۰۶۹ء میں یعنی عالمگیر کے عہد میں یہ محبت ٹوٹ گئی اور بسبب مقابلہ اور سرکشی قوم ہنود کے مثل سیواجی مرہٹہ وغیرہ کے عالمگیر جملہ قوم ہنود سے ناراض ہوا اور اپنے صوبہ داروں کے نام حکم بھیجے کہ جملہ قوم ہنود کے ساتھ سختگیری پیش آوے اور ہر ایک سے جزیہ لے پھر جو مضرت اور ناراضی رعایا کو ہوئی وہ ظاہر ہے غرضکہ ہماری گورنمنٹ نے سو برس کی عملداری میں بھی رعایا سے محبت اور الفت پیدا نکی۔

ہندوستانیوں کی بے توقیری۔

اس بات سے تو کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ رعایا کو باعزت رکھنا اور اُنکی تالیف کرنی یعنی اُنکے دلوں کو ہاتھ میں رکھنا بہت بڑا سبب ہے پایداری گورنمنٹ کا تھوڑا سا ملے اور آدمی کی عزت ہو تو وہ بہت زیادہ خوش ہوتا ہے بہ نسبت اُسکے کہ بہت سا ملے اور تھوڑی عزت نہ ہو بیعزتی کرنی کسی کی ایسی بد چیز ہے کہ آدمی کے دل کو دکھاتی ہے یہی چیز ہے کہ بغیر ظاہری

نقصان پہنچا سے عداوت کرتی ہے اور اسکا ایسا گہرا زخم ہوتا ہے کہ کبھی نہین بھرتا شعر

	جراحات السنان لہا التیام		ولا یلتام ماجرح اللسان	

تالیف کی خاصیت اسکے برخلاف ہے یہ وہ چیز ہے کہ اس سے دشمن دوست ہوتا ہے اور دوستون کی محبت زیادہ ہوتی ہے بیگانہ یگانہ ہوتا ہے یہی چیز ہے کہ جس سے وحشی جنگل کے جانور چرند پرند تابعدار ہوتے ہین پھر اگر رعایا کے ساتھہ ہو تو وہ کسقدر مطیع اور فرمان بردار ہونگے ابتداے عملداری مین یہ چیز تھی کہ جسنے سب کے دلون کو ہماری گورنمنٹ کی طرف کھینچ لیا تھا ایک دلی اطاعت پیدا کردی تھی بیشک ہماری گورنمنٹ ان باتون کو بھول گئی بلاشبہہ تمام رعایا ہندوستان کی اس بات کی شاکی ہے کہ ہماری گورنمنٹ نے اُنکو نہایت بے قدر اور بے وقر کردیا ہے ہندوستان کے اشراف آدمی کی ایک چھوٹے سے یورپین کے سامنے ایسی بھی قدر نہین ہے جیسی کہ ایک چھوٹے یورپین کی ایک بہت بڑے ڈیوک کے سامنے یون تصور کیا جاتا تھا کہ ہندوستان مین کوئی جنٹل مین نہین ہے۔

حکام اضلاع کی سخت مزاجی اور بدزبانی۔

یہ سب باتین یعنی محبت اور الفت اور عزت اور تالیف رعایا کی گورنمنٹ کی طرف سے ظاہر ہوتی ہے بوسیلہ اُن حکام متعہد کے جو ہماری گورنمنٹ کی طرف سے ہندوستان مین کارپردازی اور رعایا سے معاملہ اور میل جول اور ملاقات رکھتے ہین گورنمنٹ کا ارادہ کیسا ہی نیک ہو وہ کبھی ظاہر نہوگا جب تک یہ لوگ اُسکے ظاہر کرنے پر کمر نہ باندہین اگلے حکام متعہد کے عادات اور روش اور اخلاق بہت برخلاف تھے حال کے حکام متعہد سے وہ پہلے لوگ بہت عزت کرتے تھے ہندوستانیون کی ہر طرح سے خاطرداری کرتے تھے اُنکے دلون کو اپنے ہاتھہ مین

رکھتے تھے دوستانہ اُنکے رنج وراحت کے شریک ہوتے تھے باوجودیکہ وہ بہت بڑی سرداری اور حکومت ہندوستان مین رکھتے تھے اور تحشم اور رعب اور دبدبہ جو شایان حکومت ہے وہ بھی ہاتھ سے ندیتے تھے پھر ایسی محبت اور عزت ہندوستانیون کی کرتے تھے کہ ہر ایک شخص ملکر اُنکے اخلاق اور اُنکی محبت کا فریفتہ ہوجاتا تھا اور تعجب سے کہتا تھا کہ یہ کیسے اچھے لوگ ہین کہ باوجود اس حشمت وشوکت اور حکومت کے بے غرور ہین اور کسطرح اخلاق سے ملتے ہین ہندوستان مین جو لوگ بزرگ گنے جاتے تھے اُن سے اُسیطرح پیش آتے تھے بیشک اُن لوگون نے

پطرس خط ۲ باب ۱ ورس ۷

پطرس مقدس کی پیروی کی تھی اور برادرانہ محبت اور برادرانہ محبت پر الفت بڑھائی تھی حالا جو حکام متعہد ہین اُن مین سے اکثرون کی طبیعتین اسکے برعکس ہین کیا اُنکے غرور اور تکبر نے تمام ہندوستانیون کو اُنکی آنکھون مین ناچیز نہین کردیا ہے کیا اُنکی بدمزاجی اور بےپروائی نے ہندوستانیون کے دل مین بیجا دہشت نہین ڈالی ہے کیا ہماری گورنمنٹ کو نہین معلوم ہے کہ بڑے سے بڑا ذی عزت ہندوستانی حکام سے لرزان اور بےعزتی کے خوف سے ترسان نہ تھا اور کیا یہ بات چھپی ہوئی ہے کہ ایک اشراف اہلکار صاحب کے سامنے مثل پڑھ رہا ہے اور ہاتھ جوڑ جوڑ کر باتین کر رہا ہے اور صاحب کی بدمزاجی اور سخت کلامی بلکہ دشنام دہی سے دل مین روتا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہاے افسوس روٹی اور کہین نہین ملتی اس نوکری سے تو گھانس کھودنی بہتر ہے مین سب حکام پر یہ الزام نہین لگاتا بیشک ایسے بھی حکام ہین کہ اُنکی محبت اور اُنکا اخلاق اور اوصاف سب مین مشہور ہین اور تمام ہندوستانی اُنکو چاند اور سورج کیطرح پہچانتے ہین اور اونکو اگلے حکام کا نمونہ سمجھتے ہین اور حقیقت مین وہ اُسی نصیحت پر چلتے ہین جو مسیح مقدس نے شمعون مقدس اور اندریاکو فرمائی تھی جبکہ وہ دریا مین

متی باب ۴ ورس ۱۹

مچھلیون کے شکار کو جال ڈالتے تھے کہ میرے پیچھے چلے آؤ مین تمکو آدمیون کا شکار کرنیوالا بناؤنگا انہون نے اپنی نیک خصلت سے رعایا کو اپنی محبت کے جال مین کھینچ لیا ہے ان حاکمون نے اپنی حکومت کا رعب بھی رکھا ہے اور پھر بیجا غرور بھی رعایا کے ساتھہ نہین کیا اور وہی مبارکی حاصل کی جو مسیح مقدس نے فرمائی تھی مبارک وے ہین جو دل مین بے غرور ہین اسلئے کہ آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے ان حاکمون نے اپنا حلم انصاف والا رعایا کو جتایا اور زمین پر حکومت کی جیسا کہ یسوع مقدس نے فرمایا تھا مبارک وہ ہین جو حلیم ہین اسلئے کہ زمین کے وارث ہونگے ان حاکمون نے اپنی روشنی عیسی مسیح کے قول کے بموجب اسی طرح رعایا کو دکھلائی کہ تمہاری روشنی آدمیون کے سامنے ویسی ہی چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کامون کو دیکھکر تمہارے باپ کا جو آسمان پر ہے شکر کرین اس قسم کے حاکم اگرچہ کم تھے مگر جہان تھے عزیز تھے۔

مسلمانون کو یہ باتین زیادہ ناگوار تہین اور اسکا سبب

اسمین بھی کچھ شک نہین کہ یہ باتین ہر ایک قوم کے لوگون کو ناگوار تہین مگر مسلمانون کو زیادہ گران گذرتی تھین مگر اسکا سبب بہت روشن ہے کہ صدہا سال سے مسلمان ہندوستان مین بھی باعزت چلے آتے ہین انکی طبیعت اور جبلت مین ایک غیرت ہے دل مین لالچ روپیہ کی بہت کم ہے کسی لالچ سے عزت کا جانا نہین چاہتے بہت تجربہ ہوا ہوگا کہ اور قوم مین جو باتین بغیر رنج کے اٹھا لیتے ہین مسلمانون کو اس سے بہی ادنی بات کا اٹھانا نہایت مشکل ہوتا ہے ہمنے مانا کہ مسلمانون مین یہ خصلتین بہت بری ہی سہی مگر مجبوری ہے خدا نے جو طبیعت بنائی ہے وہ بدلی نہین جاتی اسمین مسلمانون کی بدبختی سہی مگر کچھ قصور نہین بھی رنج تھے جنکے باعث تبدل عملداری کو دل چاہتا تھا سرکار کے برخلاف خبرین سنکر دل خوش ہوتا تھا مگر افسوس یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ کو مسلمانون کی

بھلائی سے اغماض نہ تھا اُنکی لیاقت اور تعلیم اُنکا ادب سب پیش نظر تھا مگر یہ لوگ اس سے بیخبر تھے اور ہماری گورنمنٹ کا ارادہ اور دلی نیت حکام کے وسیلہ سے ظاہر نہین ہوتی تھی۔

ہندوستانیون کی ترقی کا نہونا اور لارڈ بنٹنک نے جو ترقی کی وہ کافی نہ تہی

اہل ہند علی الخصوص مسلمانون کی ناراضی کا بڑا سبب یہ تھا کہ اعلی عہدجات پر ترقی بہت کم تھی بہت ہی کم زمانہ گذرا ہے کہ یہ لوگ تمام ہندوستان مین معزز تھے بڑے بڑے عہدے پاتے تھے اُنکا عزم اور اُنکا ارادہ اب بھی ویسا ہی تھا اسی طرح اپنی قدر منزلت کی ترقی چاہتے تھے اور ظاہر مین کوئی صورت نظر نہ آتی تھی ابتداء سے عملداری سرکار مین جو لوگ خاندانی اور معزز تھے وے منتخب ہوکر عہدے پاتے تھے رفتہ رفتہ یہ بات نہ رہی اس مین کچھ شک نہین کہ اُن لوگون مین چندان لیاقت نہ تھی اسلیئے امتحان کا قاعدہ ہماری راے مین کسی طرح قابل الزام کے نہین اور نہ درحقیقت کسی کو اسکا رنج ہے اسمین کچھ شک نہین کہ امتحان سے عمدہ اہلکار ہاتھ آے مگر ایسے ایسے لوگ ان معزز عہدون پر مقرر ہوگئے جو ہندوستانیون کی آنکھون مین نہایت بیقدر تھے سارٹیفکٹ ملنے مین خاندانی اور ذیعزت ہونیکا بہت کم لحاظ رہا جسقدر ہندوستانیون کی ترقی لارڈ بنٹنک صاحب بہادر نے کی اُس سے زیادہ پھر نہین ہوئی کچھ شک نہین ہے کہ وہ ترقی بسبب قلت عہدجات کے نہایت ناکافی تھی بڑے بڑے اعلی حاکم اس بات کا اقرار کرتے ہین کہ جیسی ترقی ہندوستانیون کی چاہیئے تھی ویسی ہی نہین ہوئی۔

بادشاہانہ دربار کا نہونا۔

اہل ہند کو قدیم عادت تھی کہ اپنے بادشاہون کے دربار مین حاضر ہوتے تھے بادشاہ کی شان اور شوکت اور تجمل اور تحشم دیکھکر خوش ہوتے تھے ایک قاعدۂ جبلت انسانی مین

اچھا ہے کہ اپنے بادشاہ اور مالک سے ملکر دل خوش ہوتا ہے یہ بات جانتا ہے کہ یہ ہمارا بادشاہ اور ہمارا مالک ہے ہم اسکے تابع اور رعیت ہین علی الخصوص اہل ہند کو قدیم سے اسکی عادت پڑی ہوئی تھی جو اب مدت سے نایاب تھی نواب گورنر جنرل بہادر اگرچہ دورہ مین دربار کرتے تھے مگر ہندوستانیون کی مراد تک پورا نہ تھا لارڈ اکلنڈ اور لارڈ الن برا صاحب بہادر نے البتہ شاہانہ دربار کئے شاید ولایت مین یہ طریقہ کچھہ ناپسند ہوا ہو مگر حق یہ ہے کہ ہندوستان کے حالات کے نہایت مناسب تھا بلکہ اب بھی جیسا چاہئے تھا ویسا نہ ہوا تھا خدا ہمیشہ ہماری ملکہ معظمہ وکٹوریہ کا حافظ ہے خدا ہمیشہ ہمارے ناظم مملکت ہند نائب مناب ملکہ معظمہ اور گورنر جنرل بہادر ہندوستان کا حافظ ہے ہمکو امید ہے کہ اب کوئی آرزو اہل ہند کی بے پوری ہوے باقی نہ رہیگی۔

لارڈ اکلنڈ اور لارڈ الن برا صاحب بہادر نے جو دربار کئے وہ بہت ہی مناسب تھے۔

سچ ہے کہ حقیقی بادشاہت خدا تعالی کو ہے جسنے تمام عالم کو پیدا کیا مگر اللہ تعالی نے اپنی حقیقی سلطنت کا نمونہ دنیا مین بادشاہون کو پیدا کیا ہے تاکہ اسکے بندے اس نمونہ سے اپنے حقیقی بادشہ کو پہچان کر اسکا شکر ادا کرین اسلیئے بڑے بڑے حکیمون اور عقلمندون نے یہ بات ٹھہرائی ہے کہ جیسا کہ اُس حقیقی بادشاہ کی خصلتین داد و دہش اور بخشش اور مہربانی کی ہین اُسی کا نمونہ ان مجازی بادشاہون مین بھی چاہئے یہی بات ہے کہ جسکے سبب بڑے بڑے عقلمندون نے بادشاہ کو ظل اللہ ٹھہرایا ہے اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جسطرح خداوند تعالی کی بے انتہا بخشش اپنے تمام بندون کے ساتھہ ہے اُسی طرح بادشاہون کی بخشش اور انعام اپنی ساری رعیت کے ساتھہ چاہئے اگرچہ ابتدا مین یہ بات خیال مین آتی ہے کہ ذرا ذرا سی بات مین انعام واکرام دینا

بیفائدہ خزانہ کا خالی کرنا ہے مگر یہ بات یون نہین بلکہ انعام واکرام سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ رعیت کو
اپنے بادشاہ کی محبت بڑھتی ہے کلیہ قاعدہ ہے کہ الانسان عبید الاحسان اسلیے تمام رعیت
اپنے بادشاہ کا انعام واکرام دیکھکر خواہ نخواہ دلی محبت پیدا کرتی ہے اور اچھی اچھی خدمت گذاریون
اور خیرخواہیون کا حوصلہ رکھتی ہے تاریخ کی کتابون سے ظاہر ہے کہ اگلی عملداریون مین یہ بات
بہت رائج تھی ہر ہر طرح سے انعام واکرام رعایا کو اور سردارون کو ملتا تھا بڑے بڑے قیمتی خلعت اور
عمدہ عمدہ تحفہ اور نقد روپیہ اور زمین جاگیر انعام مین ملتی تھی خاندانی آدمی خطاب پاتے تھے ہم چشمون
مین عزت پیدا کرتے تھے اُنکے دل مین بڑے بڑے حوصلے آتے تھے اور ہندوستان کی رعایا اس
بات کو بہت پسند کرتی تھی بلکہ صدہا سال سے اسکے عادی ہو رہے تھے ہماری گورنمنٹ نے
یہ سلسلہ بالکل موقوف کر دیا تھا کسی شخص کو رعیت مین سے اس قسم کے ظاہری انعام واکرام کی
توقع نہین رہی تھی اور اسی باعث سے تبدل عملداری کو انکا دل چاہتا تھا یہان تک کہ جب
کبھی آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ٹھیکہ ختم ہونے اور ملکہ معظمہ کی عملداری ہونیکی خبر سنتے تھے
توخوش ہوتے تھے اگلے بادشاہون کے عہد مین انعام واکرام دو قسم کا ہوتا تھا ایک وہ جو بادشاہ
اپنی عیاشی اور اپنی ناپسندیدہ خصلتون کے پالنے مین خرچ کرتا تھا یہ بات درحقیقت ناپسندیدہ تھی
اور ہندوستانی بھی اسکو ناپسند کرتے تھے بلکہ پاجیون اور غیر مستحقون کے انعام سے ناراض ہو گئے
تھے دوسری قسم کا انعام وہ تھا کہ جو بادشاہ اپنے خیرخواہ نوکرون اور فتح نصیب سوارون اپنی رعیت
کے علما اور صلحا اور فقرا اور شعرا اور خانہ نشینون اور بے رزقون کو دیتا تھا اس قسم کے انعام کی سبھی
خواہش رکھتے ہین اور اُسی کے نہونے سے ناراض ہین گو ان باتون سے رعایا کم ہمت اور آرام طلب

ہوجاتی ہے اور محنت کش اور قوت بازو سے روٹی کمانے والی نہین رہتی اسلیئے بادشاہ کو اس قسم کے انعام سے قطع نظر کرکر دوسری قسم کا انعام یعنی آزادی دینا بہتر ہے تاکہ اُنکو خود روٹی کمانے کی گنجایش ملے یہ بات سچ ہے مگر یہ انعام اُسوقت جاری ہوسکتا ہے جبکہ رعایا آسودہ اور تربیت یافتہ ہو نہ یہ کہ وحوش سیر تون کی ناک مین سے نکیل نکالکر بے آب و دانہ جنگل مین ہانک دین کہ خود دانہ و پانی ڈھونڈلو تو اُنکا انجام کیا ہوگا بجز اسکے کہ یا مر جاینگے یا وہی وحشیون کی سی حرکتین کرینگے جس سے ہماری مراد ہندوستان کی یہ سرکشی ہے۔

جسقدر اصلی سرکشی ہندوستان مین ہوئی اُس سے زیادہ دکہائی دی۔

غصہ ایک ایسی چیز ہے کہ معاملات کی اصلیت کو آنکھ سے چھپا دیتا ہے طبیعت انتقام اور سیاست کی طرف متوجہ ہوجاتی ہے سچ ہے کہ جو واردا تین ہندوستان مین ۱۸۵۷ء مین پیش آئین اسی لائق تہین کہ ہمارے حکام کو جسقدر غصہ آئے اور جسقدر انتقام اور سیاست کرین سب بجا ہے مگر ہندوستان کے حالات پر غور کرنا چاہیے کہ درحقیقت کسقدر سرکشی ہندوستان مین اصلی تھی اور کیون اسقدر بڑھگئی اور کیون اسقدر دکہائی دی اور بدنصیب مسلمان کیون زیادہ مفسد بعض اضلاع مین دکھائی دے غور کرنے کی بات ہے کہ صدہا سال سے عملداری ہندوستان مین تزلزل تھا رعایا ے ہندوستان کو یہ موروثی عادت تھی کہ جبکوئی امیر یا سردار یا پادشاہزادہ قابو یافتہ ہوا اُسکے ساتھ ہزارون آدمی جمع ہوگئے اُسکی نوکری کو اُسکی طرف سے عاملی کو اُسکی طرف سے انتظام کو کسی طرح اپنا قصور نہین سمجھتے تھے ہندوستان مین یہ ایک مثل مشہور ہے کہ نوکری پیشہ کا کیا قصور جسنے نوکر کہا تنخواہ دی اُسکی نوکری کی البتہ جب سردار اُٹھایا جاے اور اُسکی جگہہ دوسرا سردار قائم ہو اُسکی

اطاعت نکرنے کو قصور سمجھتے تھے ہندوستان کے امیرون اور سردارون کا علی الخصوص اُنکا جو
قبل عملداری سرکار کے ہندوستان پر مسلط تھے اور جسکے سبب ہندوستان طوائف الملوک ہو رہا تھا
یہی عادت تھی کہ ملازمین سیف اور قلم سے کسی طرح کی مزاحمت نکرتے تھے وہی عادت تمام ہندوستان
کے لوگون کو پڑی ہوئی تھی جب ہندوستان مین مفسدون نے سر اُٹھایا اور لوگون کو نوکر رکھنا چاہا
ہزارہا آدمی جو روٹی سے محتاج اور نوکریون کے خواہشمند تھے جا کر نوکر ہوے سب کہتے تھے کہ ہمارا
کیا قصور ہے ہم تو نوکری پیشہ ہین عام رعایا مین سے بہت سے لوگ اُس اپنی قدیمی عادت سے کہ
اب جو سردار ہے اُسکی اطاعت کرین ہم تو رعیت ہین جو زبردست ہے اُسکے تابع ہین باغیون کے
تابع ہوگئے بہت سے اہلکاران سرکاری یہ سمجھے کہ باغیون سے ظاہرداری کرکر جان بچاوین اور
جب سرکار کا تسلط ہو پھر سرکار کے تابع ہون وہ بھی مجرم ہوگئے حالانکہ کچھ شک کا مقام نہین
ہے کہ وہ دل سے سرکار کے تابع تھے اکثر لوگون اور اہلکارون سے دفعتاً مجبوری خواہ نادانی
خواہ بمقتضاے بشریت کوئی بات ہوگئی انہون نے خیال کیا کہ اب ہمارے اس قصور اتفاقیہ
یا مجبورانہ یا جاہلانہ سے سرکار درگذر نہین کرنے کی اور سزا دیگی۔ اس خوف اور ڈر سے لاچار باغیون کے
ساتھ جا شامل ہوے بہت سے آدمیون نے درحقیقت کچھ نہین کیا تھا مگر بخوف اور بسبب اور
خیالات چند در چند باغیون مین مل گئے بہت لوگون نے اس زمانہ مین وہ باتین کین جن باتون
کو وہ لوگ اپنے ذہن اور اپنی سمجھ مین جرم مخالف سرکار نہین سمجھتے اگر تمام ہندوستان کے
حالات بغاوت پر نظر کی جائیگی تو ہمکو یقین ہے کہ دونون قومین جو ہندوستان مین بستی ہین برابر
بلکہ ایک سے زیادہ ایک اور ایک سے زیادہ ایک اس فساد مین نظر پڑینگے اور اُسکے اثبات پر

تمام حالات ہندوستان کے گواہ موجود ہین مگر جن اضلاع مین مسلمان زیادہ تر مفسد دکھائی دئے
اسکا سبب صرف یہی نہین خیال کرنا چاہئے کہ دلی کی سلطنت پر مسلمان بادشاہ نے دعوی کیا تھا
اور درحقیقت مسلمان اسیقدر مفسد ہوے تھے جیسا کہ نظر پڑے نہین حکام کا مزاج دفعتًا اُن
باتون سے جو ظاہر مین مسلمانون سے ہوئین ناراض ہوگیا اُنکے مخالفون کو بڑی گنجایش ہوگئی خود
غرضانہ باتین پیش کرنے کو تہوڑی بات کو بہت بڑہا کر کہا ادہر حکام کو زیادہ ناراضی ہوئی اُدہر مسلمانون
کو زیادہ تر خوف اور مایوسی ہوئی اور اپنی تقدیر سے جتنے تھے اُس سے زیادہ مفسد دکھائی دئے
اسمین کچہہ شک نہین کہ پانچوین قسم کی بغاوت مسلمانون مین بہت تھی اور وہ تبدل عملداری کے
خیال سے بہت خوش ہوتے تھے جسکا سبب ہم ایک مقام پر ہم بیان کرتے آئے ہین باینہمہ
ہماری گورنمنٹ پر مخفی نہوگا کہ اس حال پر بھی جان بازی کی خیرخواہیان اس ہنگامہ مین کس سے زبور ۱۴۳ ورس ۲
زیادہ ظہور مین آئی ہین خدا کے آگے جسکو حقیقی بادشاہت ہے اور دنیا کے بادشاہون کے
آگے جنکو مجازی سلطنت خداوند نے عطا کی ہے سب گنہگار ہین سچ فرمایا داؤد مقدس علیہ السلام زبور ۵۱ ورس ۱ و ۲
نے کہ اَی خداوند اپنے بندے سے حساب نہ لے کیونکہ کوئی جاندار تیرے حضور بیگناہ ٹہہر
نہین سکتا اَی خدا اپنے کامل کرم سے مجھپر رحم کر اور اپنے رحمون کی فراوانی سے میرے گناہ مٹا دے
مجھے میری برائی سے خوب دہو اور مجھے میرے گناہ سے پاک کر آمین - خدا ہمیشہ ہماری ملکہ معظمہ
وکٹوریا کا حافظ ہے مین بیان نہین کر سکتا خوبی اُس پُر رحم اشتہار کی جو ہماری ملکہ معظمہ نے جاری
کیا بیشک ہماری ملکہ معظمہ کے سر پر خدا کا ہاتھ ہے بیشک یہ پُر رحم اشتہار الہام سے جاری

ملکہ معظمہ کا اشتہار نہایت قابل تعریف

ہوا ہے ہندوستان کا بہت قدیم قاعدہ چلا آیا ہے کہ جب دار السلطنت

کے ہے بلکہ خدا کے الہام سے جاری ہوا ہے۔

پر کوئی بادشاہ خواہ از روے استحقاق کے اور خواہ بغیر استحقاق کے قائم ہوا سب سردار ملکون کے اُسکی طرف رجوع کرتے تھے اس ہنگامہ مین بھی یہی ہوا کہ جب دلی کا بادشاہ تخت پر بیٹھا اور ملکون مین خبر پہنچی کہ دلی کے بادشاہ نے تخت سنبھالا سب نے بادشاہ کی طرف رجوع کی جبکہ دلی کا بادشاہ پکڑا گیا اور وہ دار السلطنت ہماری گورنمنٹ کے قبضہ مین آیا سب کو یقین تھا کہ جملہ مفسد جنہون نے سر اُٹھایا ہے اطاعت کرینگے شاید فوج باغی کے لوگ رہجاتے مگر یہ امر خوب ظہور مین نہ آیا اسکا سبب لکھنا ہم اپنی اس راے مین ضرور نہین سمجھتے۔

اصل پنجم

بدانتظامی اور بے اہتمامی فوج

پنجم بدانتظامی اور بے اہتمامی فوج۔

ہماری گورنمنٹ کا انتظام فوج ہمیشہ قابل اعتراض کے تھا فوج انگلشیہ کی کمی ہمیشہ اعتراض کی جگہ تھی جبکہ نادر شاہ نے خراسان پر فتح پائی اور ایران اور افغانستان دو مختلف ملک اسکے قبضہ مین آے اُسنے برابر کی دو فوجین آراستہ کین ایک ایرانی قزلباشی دوسری افغانی جب ایرانی فوج کچھ عدول حکمی کا ارادہ کرتی تو افغانی فوج اُسکے دبانے کو موجود تھی اور جب افغانی فوج سرتابی کرتی تو قزلباشی

فوج انگلشیہ کی کمی

اُسکے تدارک کو موجود ہوتی ہماری گورنمنٹ نے یہ کام ہندوستان مین نہین کیا ہمنے مانا کہ ہندوستانی فوج سرکار کی بڑی تابعدار اور خیرخواہ اور جان نثار تھی مگر یہ کہان سے معہد ہوگیا تھا کہ کبھی اس فوج کے خلاف مرضی حکم نہوگا اور کسی حکم سے یہ فوج آزردہ خاطر نہوگی پھر درصورت ناراض ہوجانے اس فوج کے جیسا کہ ہوا کیا راہ رکھی تھی ہماری گورنمنٹ نے جس سے اُس تمردی کا رفع دفع فی الفور ہوسکتا۔

مسلمانون اور ہندوون کو مخلوط کرکر پلٹنون مین نوکر رکھنا۔

یہ بات سچ ہے کہ ہماری گورنمنٹ نے ہندو مسلمان دونو قومون کو جو آپسمین مخالفت مین نوکر رکھا تھا مگر بسبب مخلوط ہوجانے ان دونون قومون کے ہر ایک پلٹن مین یہ تفرقہ نرہا تھا ظاہر ہے کہ ایک پلٹن کے جتنے نوکر ہین اُنمین بسبب ایک جا رہنے کے اور ایک لڑی مین مرتب ہونے کے آپسمین اتحاد و ارتباط برادرانہ ہوجاتا تھا ایک پلٹن کے سپاہی اپنے آپکو ایک برادری سمجھتے تھے اور اسی سبب سے ہندو مسلمان کی تمیز نہ تھی دونون قومین آپسمین اپنے آپکو بھائی سمجھتی تھین اُس پلٹن کے آدمی جو کچھہ کرتے تھے سب اُسمین شریک ہوجاتے تھے ایک دوسرے کا حامی اور مددگار ہوجاتا تھا اگر اُنہین دونون قومون کی پلٹن اسطرح پر آراستہ

اگر مسلمانون کی جدا پلٹن ہوتی تو شاید مسلمانون کو کارتوس کاٹنے مین عذر نہوتا

ہوتین کہ ایک پلٹن نری ہندوؤن کی ہوتی جسمین کوئی مسلمان نہوتا اور ایک پلٹن نری مسلمانون کی ہوتی جسمین کوئی ہندو نہوتا تو یہ آپس کا اتحاد اور برادری نہونے پاتی اور وہی تفرقہ قائم رہتا اور مین خیال کرتا ہون کہ شاید مسلمان پلٹنون کو کارتوس جدید کاٹنے مین بھی کچھہ عذر نہوتا۔

فوج انگلشیہ کے کم ہونے سے رعایا کو بھی جو کچھہ خوف تھا وہ صرف ہندوستانی ہی فوج کا تھا علاوہ اسکے ہندوستانی فوج کو بھی بے انتہا غرور تھا وہ اپنے سوا کسی کو نہین دیکھتے تھے فوج انگلشیہ کی کچھہ حقیقت نہین سمجھتے تھے تمام ہندوستان کی فتوحات صرف اپنی تلوار کے زور سے جانتے تھے اُنکا

فوج ہندوستانی کا نہایت مغرور ہوجانا اور اُسکے سبب

یہ قول تھا کہ برہما سے لیکر کابل تک ہمنے سرکار کو فتح کردیا ہے علی الخصوص پنجاب کے فتح کے بعد ہندوستانی فوج کا غرور بہت زیادہ ہوگیا تھا اب اُنکے غرور نے یہان تک نوبت پونہچائی تھی کہ ادنی ادنی بات پر تکرار کرنے پر مستعد تھے مین خیال

کرتا ہون کہ فوج کے غرور اور تکبر کی یہانتک نوبت پہونچی تھی کہ کچھہ عجب نہ تھا کہ وہ کوچ اور مقام پر بھی تکرار کرنے لگتی۔

ایسے وقت مین کہ جب فوج کا یہ حال تھا اور اُنکے سر غرور اور تکبر سے بھرے ہوے تھے اور دل مین یہ جانتے تھے کہ جس بات پر ہم اڑینگے اور تکرار کرینگے خواہ نخواہ سرکار کو ماننا پڑیگا اُنکو نئے کارتوس دیے گئے جسمین وہ یقین سمجھتے تھے کہ چربی کا میل ہے اور اسکے استعمال سے ہمارا دہرم جاتا رہیگا اُنھون نے اُسکے کاٹنے سے انکار کیا جب بارک پور کی پلٹن اس جرم مین موقوف ہوگئی اور حکم سنایا گیا تو تمام فوج نہایت رنجیدہ ہوئی کیونکہ وہ یون سمجھتے تھے کہ بسبب تحمل مذہب کے بارک پور کی پلٹن کا کچھہ قصور نہ تھا وہ محض بے قصور اور سرکار کی ناانصافی سے موقوف ہوئی ہے تمام فوج نہایت رنجیدہ تھی کہ ہمنے سرکار کے ساتھہ رفاقتین کین اپنے سر کٹاے سرکار کو ملک در ملک فتح کر دیے اور سرکار ہمارے مذہب لینے کی درپے ہوئی اور واہی بات پر موقوف کر دیا اُسوقت کچھہ فساد نہوا کیونکہ فوج پر کچھہ جبر موقوفی کے اور کچھہ جبر نہوا تھا مگر تمام فوج کے دل مین کچھہ تو بسبب یقین ہونے چربی کارتوس مین اور کچھہ بسبب رنج موقوفی پلٹن بارک پور کے اور سب سے

جنوری ۱۸۵۷ء کے بعد فوج مین صلاح اور پیغام ہونے کہ کارتوس نہ کاٹینگے۔

زیادہ بسبب غرور اور خود بینی اور اس خیال سے کہ جو کچھہ ہم ہین ہمین ہین مصمم ارادہ ہوگیا کہ ہم مین سے کوئی بھی کارتوس نہین کاٹنے کا اسمین کچھہ ہی ہو جائے بلاشبہہ بعد واقعہ بارکپور آپسمین فوجون کے خط وکتابت ہوئی پیغام آئے کہ کارتوس جدید کوئی نکاٹے ابتک تمام فوج کے دل مین ناراضی اور غصہ تو ہے مگر میری راے مین ابھی تک کچھہ فاسد ارادہ نہین۔

میرٹھ مین سزا سے نامناسب کا ہونا اور بسبب رنج اور غم کے فوج کی سرکشی کرنا۔

دفعتاً تقدیر سے کمبخت مئی ۱۸۵۷ء کی آگئی میرٹھ مین سپاہ کو بہت سخت سزا دی گئی جسکو ہر ایک عقلمند بہت برا اور ناپسند جانتا ہے اس سزا کا رنج جو کچھ فوج کے دل پر گذرا بیان سے باہر ہے وہ اپنے تمغون کو یاد کرتے تھے اور بجاے اُسکے بیڑیون اور ہتکڑیون کو پہنے ہوے دیکھکر روتے تھے وہ اپنی وفاداریون کا خیال کرتے تھے اور پھر اُسکے صلہ مین جو اُنکو انعام ملا تھا دیکھتے تھے اور علاوہ اُسکے اُنکا بے انتہا غرور جو اُنکے سر مین تھا اور جسکے سبب وہ اپنے تئین ایک بہت ہی بڑا سمجھتے تھے اُنکو زیادہ رنج دیتا تھا پھر سب فوج مقیم میرٹھ کو یقین ہو گیا کہ یا ہمکو کارتوس کاٹنا پڑیگا یا یہی دن نصیب ہوگا اُسی رنج اور غصہ کی حالت مین دسوین مئی کو فوج سے وہ حرکت سرزد ہوئی کہ شاید اسکا نظیر بھی کسی تاریخ مین نہین ملیگا اُس فوج کو کیا چارہ رہا تھا اس حرکت کے بعد بجز اسکے کہ جہان تک ہو سکے مفسدے پورے کرے۔

بعد فساد میرٹھ کے فوج کو گورنمنٹ کا اعتبار نہ رہنا۔

جہان جہان فوج مین یہ خبر پہونچی تمام فوج زیادہ تر رنجیدہ ہوئی میرٹھ کی فوج سے جو حرکت ہوئی تھی اُس سے تمام ہندوستانی فوج نے یقین جان لیا تھا کہ اب سرکار کو ہندوستانی فوج کا اعتبار نہ رہا سرکار وقت پاکر سب کو سزا دیگی اور اُس سبب سے تمام فوج کو اپنے افسرون کے فعل اور قول کا اعتبار اور اعتماد نہ تھا سب آپس مین کہتے تھے کہ اسوقت تو یہ ایسی باتین ہین جب وقت نکل جائیگا تو یہ سب آنکھین بدل لینگے مین بہت معتبر بات کہتا ہون کہ دلی مین جو فوج باغی جمع تھی اُسمین سے ہزارون آدمیون کو اس بیجا حرکت اور بے فائدہ بغاوت کا رنج تھا وہ روتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری قسمت نے یہ کام ہمسے کرایا پھر بہت افسوس سے

کہتے تھے کہ اگر ہم نکرتے تو کیا کرتے ایک نہ ایک دن سرکار ہمکو تباہ کردیتی کیونکہ سرکار کو اب ہندوستانی فوج پر اعتماد نہین رہا تھا وہ قابو کا وقت جب پاتے ہمکو تباہ کردیتے ابتداے غدر مین جبکہ ہنڈن پر فوج کشی کا ارادہ ہوا ہے ہنوز فوج روانہ نہوئی تھی کہ بعضے آدمیون کی صاف راے تھی کہ جسوقت دلی پر فوج سے لڑائی شروع ہوئی بلاشبہہ تمام ہندوستانی فوج بگڑ جائیگی چنانچہ یہی ہوا سبب اسکا یہی تھا کہ فوج سے لڑائی شروع ہونے کے بعد ممکن نہ تھا کہ باقی فوج سرکار سے مطمئن رہتی وہ ضرور سمجھتی تھی کہ جب ہمارے بھائی بندون کو مارینگے تب ہم پر متوجہ ہونگے اسلیئے سب نے فساد پر کمر باندہ لی اور بگڑتے گئے جنکے دل مین کچھہ فساد نہ تھا وہ بھی بسبب شامل ہونے فوج کے اس جتھے سے الگ نہوسکے ہندوستانی رعایا جانتی تھی کہ سرکار کے پاس جو کچھہ ہے وہ ہندوستانی فوج ہے جب تمام فوج کا بگڑنا مشہور ہوگیا سب نے سر اٹھایا عملداری کا ڈر دلون سے جاتا رہا اور سب جگہ فساد برپا ہوگیا۔

پنجاب مین سرکشی نہونے کے سبب

اب ہماری اس راے کو پنجاب کے حالات پر تولو پنجاب کے مسلمان بہت ستم رسیدہ تھے سکھون کے ہاتھہ سے سرکاری عملداری سے اُنکا چندان نقصان نہوا تھا سرکار نے پنجاب مین ابتداے عملداری مین بہت تشدد کیا تھا اور اب دن بدن رفاہ کرتی جاتی تھی برخلاف ہندوستان کے کہ یہان معاملہ برعکس تھا ابتداے عملداری مین تمام ملک کے ہتھیار لے لیئے گئے کسی کو قابو فساد کا نرہا تھا اگرچہ وہ تمول سکھون کو جو پہلے تھا نرہا تھا مگر اُنکا کمایا ہوا روپیہ جو اُنکے پاس جمع تھا ابھی خرچ نہوچکا تھا اور وہ مفلسی جو ہندوستان مین تھی وہان ابھی نہین آئی تھی اسکے سوا تین سبب اور بہت قوی تھے جو پنجاب نہ بگڑا اول یہ کہ فوج انگلشیہ وہان موجود تھی دوسرے

یہ کہ وہان کے حکام کی ہوشیاری سے دفعتاً بےخبری مین ہندوستانی فوج کے ہتھیار لے لئے گئے بسبب طغیانی اور کثرت سے واقع ہونے دریاؤن اور بند ہو جانے گھاٹون کے ہندوستانی فوج بے قابو ہو گئی فوج کا فساد برپا نہو سکا تیسرے یہ کہ تمام سکھہ اور پنجابی اور پٹھان جن سے احتمال فساد تھا سرکار مین نوکر ہو گئے اور لوٹ کا لالچ اُسپر مزید تھا جو بات رعایائے ہندوستان اور روزگار پیشہ کو باغیون کے ہان بمشکل اور بذلت حاصل ہوتی تھی وہ اہل پنجاب کو سرکار کے ہان بعزت وبلا دقت نصیب تھا یہ حالات پنجاب کے ہندوستان کے حالات کے بالکل مخالف تھے۔

ترجمہ

چٹھی پادری ای ایڈمنڈ جس کا ذکر اس رسالہ مین ہوا ہے

بخدمت تعلیم یافتہ باشندگان ہند۔

معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ اس مضمون پر سرگرمی کے ساتھہ غور کیجائے کہ سب لوگون کو ایک ہی مذہب اختیار کرنا چاہیئے یا نہین۔ ریلین دخانی جہازاور تار برقی نہایت تیزی کے ساتھہ دنیا کی تمام قومون کو ملا رہی ہین جسقدر زیادہ وہ قومین ملتی جاتی ہین اُسیقدر زیادہ اس نتیجہ کا یقین ہوتا جاتا ہے کہ تمام لوگون کی ایک ہی حاجتین ہین ایک ہی اندیشے اور ایک ہی امید و بیم ہین۔ اور یہ بات بھی بہت متیقن ہے کہ موت سب کیلیئے اس سین کو ختم کر دیتی ہے۔

تو پھر کیا ایسے وسائل نہین ہین جن سے زندگی کے رنج اور تفکرات کم ہو سکین اور جن سے تمام لوگون کو موت کے وقت آرام مل سکے۔ کیا یہ فرض کر لینا معقول ہے کہ ہر ایک قوم کو جدا بالغیب محض قیاس کے ذریعہ سے اپنے واسطے راستہ نکالنا چاہیئے۔؟ یا جس خدا نے

سبکو بنایا ہے اُس نے اپنے خاندان کے مختلف لوگون کیلئے موجودہ اور آیندہ خوشی حاصل کرنے کیواسطے مختلف طریقے مقرر کئے ہین۔ ۹ بیشک یہ بات نہین ہوسکتی ہے۔

پس مذہب عیسوی ہی ایسا مذہب ہے جو خدا کے پاس سے براہ راست الہام کے ذریعے سے آنے کا دعوی کرتا ہے۔ اور یہی ایسا مذہب ہے جس سے اس دنیا مین اور دوسری دنیا مین جسکا حال اس سے منکشف ہوتا ہے خوشی حاصل ہوسکتی ہے۔ دنیا کے کسی دوسرے مذہب سے اس مذہب کو ممتاز کرنے کے لئے اُس مین یہ خصوصیت پائی جاتی ہے کہ یہ انسان کے دل اور عقل سے اپیل کرتا ہے اور دنیا مین صرف یہی مذہب ہے جو محض دلیل کے زور سے پھیلا ہے۔ جو قومین اس مذہب پر اعتقاد رکھتی ہین سب سے زیادہ غور وخوض کرنے والی اور دنیا مین سب سے زیادہ شایستہ ہین پس بہرکیف اس مذہب کو حق حاصل ہے کہ اسپر غور کیجائے۔

چونکہ ہمنے خود اس سے نہایت ہی بڑی برکتین حاصل کی ہین اسلئے ہم چاہتے ہین کہ اور لوگون کو بھی اُنکے حاصل کرنے کی ترغیب دیجائے۔ اور اسلئے یہ سنجیدہ اور سرگرم اپیل آپ سے کیا جاتا ہے کہ بطور خود آپ اس اہم مضمون کو امتحان کرین۔ اس مذہب کی تائید مین بیشمار دلیلین ہین مگر اس مضمون مین انمین سے صرف ایک پر بحث کیجائیگی مگر وہ ایک اس امر کو مستحکم کرنے کے لئے بالکل کافی ہوگی۔

ایک شخص یسوع نامی ملک یہودیہ کے ایک مقام بیت اللحم مین تقریباً[۵۱] ۱۱۵۹۔ برس گذرے

[۵۱] اصل انگریزی چٹھی مین بھی ۱۱۵۹ لکھا ہے ظاہرا یہ چھاپہ کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ پادری ای ایڈمنڈ کی چٹھی ۱۸۹۵ء مین شایع ہوئی تھی لہذا اسوقت عیسی مسیح کی ولادت کے حساب سے یہی سنہ ہونا چاہیے تھا۔ ۱۲ منہ

پیدا ہوا تھا وہ عالی خاندان اور دولتمند نہ تھا لیکن اُسنے اس بات کا دعوی کیا کہ مجھکو خدا نے بھیجا ہے تاکہ مین لوگون کو صرف وہی رستہ بتاؤن جو خدا کی طرف رہنمائی کریگا۔ اس ملک مین تین سال وعظ کرتے پھرنے کے بعد سلطنت روما نے یہودی علما کی درخواست پر اسکو مار ڈالا۔ یہانتک سب مانتے ہین۔ جسطرح جولیس سیزر کی موت ایک امر واقعی ہے اسی طرح یسوع کی موت بھی ایک امر واقعی ہے اور کسی شخص کو نہ ایک مین شبہہ ہے نہ دوسرے مین۔ یہودی جو یسوع اور اُسکی تعلیم کے سب سے بڑے دشمن ہین اسپر فخر کرتے ہین اور یہ سب سے بہتر شہادت ہے جسکی ہم خواہش کر سکتے تھے۔

اُسکے پیرو کہتے ہین کہ وہ مرکر دوبارہ زندہ ہوا۔ یہ ایک بڑا واقعہ ہے جسپر تمام مذہب عیسوی منحصر ہے۔ اگر یہ سچا ہے تو انجیل بھی سچی ہے۔ کیونکہ کوئی شخص مرکر زندہ نہین ہو سکتا جب تک خدا کی مدد شامل حال نہو۔ اور خدا اُس شخص کو ہرگز مردہ سے زندہ نہ کریگا جسکی زندگی اور تعلیم اُسکو پسندیدہ نہو۔ اگر یہ غلط ہے تو انجیل بھی غلط ہے۔

ہم نہایت ادب اور سرگرمی سے آپکو تاکید کرتے ہین کہ آپ اپنی تمام توجہ اس مسئلہ پر مبذول فرمائین کہ آیا یسوع زندہ ہوا یا نہین۔ ہمکو اس امر پر گواہ لانے چاہئین اور وہ حسب ذیل ہین۔

پیٹر۔ جیمز۔ جان۔ متھیو۔ متھیاس۔ ٹومس۔ جیوڈ۔ میری میگڈلین۔ کلیوفس۔

اور پانسو اور جن کے نام اب معلوم نہین ہین۔ بہت سے ان مین سے خاص دوست تھے جو یسوع کی موت سے پہلے تین سال تک متواتر اُسکے ساتھ رہے تھے اسلئے وہ اُسکی شناخت مین غلطی نہین کر سکتے تھے۔ انہون نے اسکی وفات سے پچاس دن کے اندر اندر اکثر ظاہر کیا کہ وہ

اُسی جگہ اور اُنھی لوگون مین جنہون نے اسکو مغلوب کیا تھا دوبارہ پیدا ہوا۔
اگرچہ اس بات کے ظاہر کرنے مین اُنکا کچھ فائدہ نہ تھا بلکہ ہر چیز کے کھو بیٹھنے کا خطرہ تھا یہانتک کہ جانون کے بھی ضایع ہونے کا احتمال تھا مگر اسپر بھی انہون نے کئی ہزار آدمیون کو اس بات کا یقین کرنے کی ترغیب دی کہ جو کچھ وہ کہتے ہین سچ ہے۔ یہانتک کہ وہی لوگ جو اُسکو نہین مانتے تھے اور حقیر سمجھتے اور اُس سے نفرت کرتے تھے اب اسکے نام کی عزت اور پرستش کرنے لگے۔

جب تک وہ زندہ رہے نہ صرف یہودیہ مین بلکہ تمام سلطنت روما مین اس واقعہ کا ذکر کرتے رہے بہت سے لوگون نے اپنی صداقت کو اسطرح ثابت کیا کہ اس بات کے کہنے کے عوض مین اپنے لئے موت اور سخت اذیت گوارا کی جبکہ وہ صرف یہ کہکر چھوٹ سکتے تھے کہ یہ بات جھوٹ ہے اگرچہ وہ جاہل اور ان پڑھ تھے مگر اُنہون نے تمام سلطنت روما مین ہزارون کو ایسی ترغیب دی کہ وہ اُنکا یقین کرنے لگے اور اپنے مذہب ترک کرکے باوجود لوگون کی نفرت اور قتل ہونیکے اُس مذہب کو جسکی وہ تعلیم دیتے تھے قبول کرلیا۔ وہ دنیاوی آرام وعزت کا وعدہ نہین دلاتے تھے کہ جس سے لوگون کو اُنکا یقین کرنے کی ترغیب ہو۔ بلکہ معاملہ برعکس تھا۔ اُنکے نزدیک یہ کافی نہ تھا کہ اُنکے خیالات کی براے نام پیروی کیجائے۔ بلکہ وہ انکسار اور پاکیزہ زندگی چاہتے تھے جسے قدرةً سب لوگ ناپسند کرتے ہین۔ وہ کہتے تھے کہ یہ نیا مذہب بھی کسی کو امرنے سے انہین بچا سکتا۔ اگرچہ اُنکو خود اس بات سے کوئی فائدہ حاصل نہین ہوا اور دوسرون کو بھی یہی تعلیم دی کہ اُنکو بھی کسی فائدہ کی امید نہین رکھنی چاہئے تاہم اُنہون نے یسوع مسیح کے دوبارہ زندہ ہونے کا ایسا

موثر طریقے سے یقین دلایا کہ یہ مسئلہ جسکا ان پڑہ ماہی گیر غریب نجار کے بیٹے کی نسبت وعظ کیا کرتے تھے سلطنت روما کے زاویہ خمول سے تمام سلطنت مین اُنکی موت کے بعد بھی پھیل گیا - اور اُسنے ہر ایک مذہب کو اگرچہ زمانہا سے دراز سے اُسکو ملنتے چلے آئے تھے اُکھاڑ پھینکا -

یسوع مسیح کے دوبارہ زندہ ہونیکے ثبوت مین ہمارے پاس اُن لوگون کی شہادت موجود ہے جو اس مسئلہ کے واعظ نہین ہوے - اُن سپاہیون نے جو قبر پر پہرے کے لئے مقرر کئے گئے تھے اس واقعہ کو دیکھا اور (یہودی) عالمون سے اس بات کا تذکرہ کیا - اُنہون نے جسم کے غائب ہونے کی وجہ بتانے کے لیئے جسکو سب تسلیم کرتے تھے ایک بیہودہ حکایت کا گھڑ لینا ضروری سمجھا صرف عوام الناس کی شہادت جسکی ہر شخص خواہش کرسکتا ہے ہمارے پاس موجود نہین ہے - کہسکتے ہین کہ کیا وجہ ہے کہ یسوع نے عام طور پر سب لوگون کے سامنے اور خصوصاً اُن لوگون کے سامنے جنہون نے اُسکو مصلوب کیا تھا اپنے تئین ظاہر نہین کیا - اسکے مختلف وجوہات بیان کیئے جاسکتے ہین جو اُس مسئلہ کی ماہیت سے جسکی وہ تلقین کرتے تھے اخذ کیئے گئے ہین - ان وجوہات کا بیان کرنا اسوقت ناممکن ہے لیکن یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اس شہادت کا موجود نہونا اس واقعہ کی سچائی پر کچھہ اثر نہین ڈالتا - اگرچہ بہت سے آدمیون نے جو اُسکو خوب اچھی طرح جانتے تھے اُسکو دیکھا اُس سے باتین کین اور اُسکے ساتھہ کئی موقعون پر کھانا کھایا تو یہ سوال کرنا کہ کیا وجہ ہے اور لوگون نے اُسکو نہین دیکھا درحقیقت اُنکی شہادت کو متزلزل نہین کرسکتا جہان کہین وہ ظاہر ہوا تمام لوگون نے جو اُسوقت وہان موجود تھے اُسکو دیکھا - چنانچہ ایک موقع پر پانسو آدمیون تک نے دیکھا - پس ظاہر ہے کہ یہ ایک خیالی نہین بلکہ واقعی بات تھی - ایک

شخص مسمی ٹامس نے کہا کہ جب تک کہ مین اُسکے ہاتھون مین میخون کے اور پہلو مین برچھے کے سوراخون کو اپنے ہاتھہ ڈالکر نہ دیکھہ لونگا اُسوقت تک یقین نکرونگا کہ وہ ہمارا پرانا دوست ہی ہے۔ مگر اُسکی بھی تسلی ہوگئی۔ ہم نہایت سرگرمی کے ساتھہ التجا کرتے ہین کہ آپ اُن واقعات پر غور کرین اور اگر شہادت مین کچھہ نقص ہو تو ہمین بتائین ورنہ اس بات کو تسلیم کرین کہ یسوع مسیح مُردہ سے زندہ ہوا اور انجیل پر ایمان لائین۔

یسوع مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے سے سب لوگون کو اس امر کا یقین ہوتا ہے کہ خدا نے ایک دن ایسا مقرر کیا ہے جب کہ وہ راستبازی مین دنیا کا انصاف کریگا اُسوقت تم اُسکے سامنے کھڑے ہوگے اور بدخیالات۔ بد الفاظ اور بداعمال کی جنکے تم مجرم ہوے ہو جوابدہی کرنی پڑیگی۔ کیا تم ایسا کرنے کے لیئے تیار ہو۔ کوئی متنفس نہین ہے جو کہ تیار ہو۔ لیکن جو شخص یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ مانیگا اُسکے تمام گناہ بخش دئیے جائینگے۔ کیونکہ اس اعتقاد کے ساتھہ ہی پاکی بھی عطا ہو جاتی ہے۔ پس وہ اس خوفناک دن کی جوابدہی کے لیئے بھی تیار ہو جائیگا۔

چونکہ تم اپنی ابدی خوشی کی قدر کرتے ہو اسلیئے ہم تمکو تاکید کرتے ہین کہ اس بڑے مضمون کی آزمایش کرو اور خدا سے دعا کرو کہ وہ روح القدس کی تعلیم کے ذریعے سے تمکو ٹھیک ٹھیک طور پر اس کام کو کرنے کے قابل بنادے۔ اس بات پر تخلیہ مین غور کرو اور اسکی آزمایش کرو اور دوسرے لوگون کے ساتھہ ملکر بھی جنکے نام بھی چٹھی لکھی گئی ہے سوچو۔ اور اپنی توجہ صرف اس ایک امر پر بند و ل رکھو کہ آیا وہ لوگ اعتبار کے قابل ہین یا نہین جنھون نے یہ کہا ہے کہ ہمنے یسوع مسیح کو مردہ سے زندہ ہونیکے بعد دیکھا۔ اگر ایسا کروگے تو تمکو تمام اصول شہادت سے اس بات کا

یقین ہوجائیگا کہ یسوع مسیح بے شک مرکر زندہ ہوا اور اسلیئے انجیل سچی ہے اور یہی ایک خدا کی
طرف سے الہامی کتاب ہے۔ پس دیر نہ کرو اور کھلم کھلا ایمان لاؤ کیونکہ یسوع نے خود کہا ہے "جو کوئی
مجھسے اور میرے لفظون سے اس بدکاری اور گنہگاری کی زندگی مین روگردانی کریگا اس سے ابن
آدم بھی جب وہ پاک فرشتون کے ساتھہ اپنے باپ کے جلال مین آئیگا روگردانی کریگا" ہماری
تمنا ہے کہ اس ملک مین گرجاؤن کو ہندوستانیون سے بھرا ہوا دیکھین۔ جہان نہ صرف غیر ملک
کے لوگ بلکہ تمہارے ہموطن بھی انجیل کی خوشخبری کی باقاعدہ طور سے منادی کرین۔ وہان
عورتون اور مردون کو بھی اپنے گناہون سے توبہ کرنے اور اپنے خدا کی ملاقات کے لیئے تیار
ہونیکی تاکید کی جائیگی۔ وہان بچون کو اخلاق اور سچائی کی تعلیم دی جائیگی۔ اور اس دنیا مین
اپنے چال چلن کی درستی کرنے اور دوسری دنیا کے لائق بنانے کیواسطے پاکی اور نجات کے
سبق پڑہائے جائینگے اور وہان یہ بھی بتایا جائیگا کہ موت اب ایسا دشمن نہین رہا جس سے
آیندہ ڈرنا چاہیئے کیونکہ ہمارے نجات دہندہ یسوع مسیح نے اسکا ڈنک نکال دیا ہے
اور اُسکو نیست و نابود کرکے انجیل کے ذریعے سے زندگی اور حیات ابدی کو روشن کردیا ہے۔
خدا ہی نے ہمکو یقین دلایا ہے کہ اب بھی یہی حال رہیگا۔ ہم اُسوقت کے آنے کی خواہش
کرتے ہین جبکہ لوگ بخوبی اسکو سمجہ جائینگے۔ کیون نہ اسی نسل مین یہ بات ہو؟ کیا یہ احمقانہ
ذلیل اور خراب بت پرستی کے مقابلے مین جس سے یہ زمین آلودہ ہورہی ہے بے حد ترقی
نہین ہوگی۔ ہم تمکو عقلمند سمجھکر کہتے ہین۔ جو کچھ ہم کہتے ہین اسکو جانچ لو۔

نقل اشتہار گورنمنٹ بنگال جسکا ذکر اس رسالہ مین ہوا ہے

درین نزدیکی بسمع مبارک نواب معلے القاب لفٹننٹ گورنر بہادر بنگال چنان رسیدہ کہ بعضے اشخاص از راہ تعصب و نادانی محض برائے حیرانی و پریشانی جمہور خلائق چند سخنان بے اصل و نالائق متعلق بمذہب و ملت و رسم و طریقت ہنود و مسلمانان چنان مشہور و اعلان کردہ اند کہ باستماع خطرات پُر خطر در دل مردمان جا کردہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر را بسیار حیرت و حسرت است کہ سکنہ این ملک حقیقت حال را دریافت نکردہ صرف بافساد مفسدان چرا خود را زیر بار تشویش میکنند لاجرم بذریعہ اشتہار عام حقیقت نفس الامری اختراعات کہ بگوش حقیقت نیوش نواب محتشم الیہ در آمدہ مشتہر کردہ میشود تا کافۂ انام بر حقیقت حال دار سند و بیقین معلوم نمایند کہ سرکار بہادر را نوعے در ملت و مذہب و طریق و رسم و راہ رعایا مداخلت و مزاحمت نیست و آیندہ را نیز نخواہد بود بلکہ حفاظت جان و مال و عزت و حرمت ایشان پیش نہاد ست و مساعی جمیلہ درین باب بکار مے آید و آمدنی ست۔

اول اینکہ بعضے پادریان کلکتہ بطریق طریقہ و وظیفہ معمولی خود افراد سوال در بارہ مذہب و ملت بطریق مناظرہ و مباحثہ چاپ کردہ ملفوف بلفافہا عموماً پیش ہندوستانیان فرستادہ و آنہا از غلط فہمی خود وا نگاشتند کہ آنچنان مضامین باشارۂ سرکار ابد پایدار بظہور رسیدہ حالانکہ سرکار بہادر را از ان ہیچگونہ اطلاعے و آگاہی نیست و نیز ہرگز و ہر آئینہ شان سرکار عالی اقتدار چنان نبودہ کہ

ترغیب وتحریص کسے از رعایا بسوے ملت ودین خود فرماید چہ ظاہرست کہ رعایاے این ملک ہر قسم مردم اند وملت ومذہب وکیش وآئین جداگانہ میدارند ورقبۂ ایشان تحت رقبۂ اقتدار سرکار والا اقتدارست ونظر لطف وکرم بر حال آنہا مساوی ویکسان ست باوجود امتداد مدت سلطنت سرکار ابد پایدار ہیچ وقتے مزاحمت وتعرض کیش وملت کدامی اہل اسلام ودیگر مذہب العمل نیامدہ وپادری صاحبان این قسم امور از طرف خود اجرا میکنند واین ہمہ گویا لوازمہ عادات معمولی شان ست چنانکہ مسلمانان وہنودان در مساجد ومعابد وعظ ونصائح میکنند واظہار وابراز امورات شرعی وترغیب بطاعت واجتناب از نواحی میسازند واگر تامل کردہ شود صاف واضح شود کہ این معنی سخنے نو وامرے جدید نیست بلکہ طریق مناظرہ ومباحثہ درمیان علماے مختلف المذاہب ہموارہ جاری ست واز ہمچو امورات سرکار بہادر را ہیچ علاقہ نیست۔

دوم- اینکہ در بعض اخبار اخبار کردہ ودر عوام نیز شہرت یافتہ است کہ بالفعل از طرف سرکار آن چنان قوانین جاری شدنی ست کہ ازان رسم تعزیہ داری ومراسم ختنہ وپردہ نشینی زنان شرفا وغیرہ احکامات شرع وشاستر برافتد ویکسر موقوف گردد حالانکہ این ہم غلط ست وافتراے محض سرکار بہادر را در راہ ورسم وکیش ومذہب کدامی کس دست اندازی منظور نیست بلکہ این معنی برخلاف طریقہ رعیت پروری کہ سجیۂ مرضیہ سرکار بہادر ست بودہ است۔

سوم- اینکہ صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ بعضے اضلاع بلا اطلاع وواقفیت سرکار والا اقتدار حکم ستیدہ گرفتن ظروف اکل وشرب از قیدیان بخیال وتصور تفرقہ وامتیاز در مصائب قید وراحت خانہ صادر کردہ بود لیکن سرکار بہادر را معلوم گردید کہ این امر تقاضائے است در مذہب آنا واز لاعلمی

مہتمم جیلخانہ آنچنان حکم صادر گردیده علی الفور بسبیل ڈاک برقی حکم محکم موقوفی آن صادر گشت۔

چهارم۔ اینکہ بسمع معدلت مجمع درآمد کہ سکنہ این مملکت بناے اسکول و اسباب علوم و تحصیل فنون و ترویج زبان انگریزی را اسباب تبدیل ملت و تخریب بناے دین و مذہب می پندارند وازینجاست کہ بسے از مردمان در تحصیل علم و تکمیل فنون تعلل و تہاون میکنند و بعض اشخاص بفرستادن اطفال در اسکول مضایقہ میدارند ظاہر انشاے آن جز نافہمی و بے دانشی نیست و الا اصل این است کہ ہرگاہ بحضور سرکار والا اقتدار تحقق گردید کہ رعایاے این مملکت بسبب بے علمی و بے ہنری از طریقہ کسب معاش چنان بیخبر اند کہ از اوقات گذاری خود ہا براحت و آسایش معذور ماندند لاجرم بحکم والا جناب ملکہ انگلستان کہ از راہ تفضلات خسروانہ صدور یافت براے تعلیم و تربیت آنہا باہتمام تمام و صرف مالا کلام در ہر یک اضلاع و امصار مدارس اسکول و کالج بنا گردید و در ہر ضلع صاحبان بعہدۂ انسپکٹری و بہ نیابت شان متعدد ہندوستانی براے طریقہ تربیت معین گشتند و براے درس و تدریس و تعلیم کسب علوم و فنون زبان انگریزی وغیرہ آن تاکید مزید شد تا باشندگان این ملک عموماً از جہل و بے دانشی وارستہ بتحصیل علم و دانش بخوبی تحصیل معاش نمایند و از تنگنای تنگی و عسرت بر آمدہ بامسرت و عشرت صرف اوقات خود ہا نمایند۔

مخفی نیست کہ باشندگان ملک یوروپ یعنی ولایت انگلشیہ باعث تحصیل علوم ہر گونہ امورات را از رسائی عقل رساے خود بخوبیہاے تمام انجام میدہند بخلاف اہالی این دیار کہ باعث بے علمی و بیدانشی بے سلیقہ محض اند اگر علم و ہنر و فہم و دانش در اینان شائع گردد ہر یکے لوازمہ آسایش و آرام را جامع شود و تشریف شاہی را کماہی در یافتن و نیکی را بجاے خود عمل نکردن چہ قدر فسوس کہ

مر

دحسرت ست کہ بتصرح نمی آید جناب لفٹننٹ گورنر بہادر چنان قیاس میفرمایند کہ بناے این ہمہ
خیالات فاسدہ براہ غلط فہمی ست نہ از روے تعصب و بد باطنی باید دانست کہ غرض سرکار در ترتیب
و تعلیم انگریزی آن نیست کہ حرفے بروین و آئین شان در آید بلکہ ہر کس مجاز ست کہ ہر علم و ہنر کہ مرغوب
و مطبوع باشد و باعث فائدہ داند بتحصیل آن پرداز دیگر این ہم دانستنی ست کہ بالفعل بزبان انگریزی
کتب و رسائل ہر فن موجود ست و ہمیشہ تجربہاے متعدد و اختراعات نو بنو بر روے کار می آیند کہ
بزبان دیگر حاصل نیست و زبان انگریزی زبانِ والی ملک و صاحب سلطنت ست و در عدالتہا باعث
افہام و تفہیم عوام زبان مروجۂ این ملک جاری ست درین صورت تحصیل و تکمیل زبان انگریزی و اردو
بنگلہ از براے حصول معاش و ترقیات حرمت و عزت و اقبال بلاشک ست و از واجبات است۔

مخفی مباد کہ از آوانے کہ نواب معلے القاب لفٹننٹ گورنر بہادر احوال این دیار را بچشم خود دیدہ
و از اکثر اشخاص شنیدہ ہمت والا نہمت محتشم الیہ بفکر و درستی اوضاع باشندگان این ملک و بایجاد
طریق تعلیم و ترتیب و آرام و آسایش در حفظ عزت و حرمت ہر یک عموماً مصروف ست و از غایت
مہربانی و دلسوزی اصلاح حال شرفا و نجبا و زمینداران و رعایا خصوصاً مد نظر ست۔

لہذا اشتہار دادہ مے آید کہ ہگنان سکنۂ این ملک بر نیک نیتی و بلند ہمتی سرکار والا اقتدار
واقف و مطلع بودہ شکر خدا بجا آرند و باطمینان تمام اوقات خود ہا بسر کردہ بدعاے دوام دولت
ابد مدت سرکار دولت مدار مصروف باشند۔

باخیر ہے ساہر

اشتہار چھپائی مطبع مفید عام آگرہ

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع مین ہر قسم و ہر زبان کی کتابین اُردو
ہندی - فارسی - عربی نہایت خوشخط صحیح و عمدہ جلد ارزان نرخ پر عمدہ سیاہی
مصالح سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین - عدالتون و محکمہ بندوبست اور جنگی وغیرہ
کے جملہ کاغذات بھی چھپتے ہین یہ نامی مطبع پینتیس برس سے اپنی فرائض
منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی
شہرت و نیکنامی روز افزون ہے اور اس مطبع مین کتب بہ نسبت
اور مطبع کے بہت خوشخط و صاف و عمدہ چھاپی جاتی ہین جن صاحبونکو کچھ چھپوانا
ہو انکو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط و کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے نمونہ کے لیے
ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین کافی و وافی ہین فقط -

المشتہر

محمد قادر علی خان صوفی مالک و مہتمم مطبع مفید عام آگرہ